HABIBIA ISLAMICUS
(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

TOPIC:

AN INTRODUCTORY AND STUDY REVIEW OF JEWISH RELIGIOUS LITERATURE

یہودی مذہبی لٹریچر کا تعارفی و مطالعاتی جائزہ

AUTHORS:

1- *Noor Akram, Research Scholar, Karachi University, Lecturer Govt Boys Degree College Jhuddo, Email ID: Noordawa1430@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0003-2816-0850*
2- *Prof. Dr. Abdul Latif Hubshi, Principal: Govt. Boys Degree College Jhuddo, Email ID: abdullatiftjm@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0009-0002-4973-282X*
3- *Dr. Khawar Anjum, Chief Executive: Nobel Herbel Products Private Limited, Email ID: khawaranjum373@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0009-0000-4597-566X*

How to Cite: *Akram, Noor, Abdul Latif Hubshi, and Khawar Anjum. 2023. " AN INTRODUCTORY AND STUDY REVIEW OF JEWISH RELIGIOUS LITERATURE: یہودی مذہبی لٹریچر کا تعارفی و مطالعاتی جائزہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 7 (3):01-34.*
DOI: https://doi.org/10.47720/hi.2023.0703u01 .
URL: https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/287
Vol. 7, No.3 || July –September 2023 || P. 01-34
Published online: 2023-09-30

QR. Code

AN INTRODUCTORY AND INVESTIGATIVE REVIEW OF JEWISH RELIGIOUS LITERATURE

یہودی مذہبی لٹریچر کا تعارفی و مطالعاتی جائزہ

Noor Akram, Abdul Latif Hubshi, Khawar Anjum,

ABSTRACT:

Judaism is one of the most mysterious religions in the world. Despite the large number of Jews in the world, people are generally unable to know about Jewish customs and traditions. There are many reasons for this mystery. One of them is that this religion only accepts people of a certain race, due to which other people are generally ignorant of their religious thought, philosophy, and practice. The other reason for their mysteriousness is their different religious calendar system. Their names of months, counting of years, and festivals are neither entirely on the solar calendar nor entirely on the lunar calendar. The books of the People of the Book have been of great importance to the people of Islam because our book, the Holy Quran repeatedly refers to them. Christian literature is easy to obtain as it is available in every language. In contrast, Jewish literature has been available only in Hebrew. And the translations in English are not available to the common man. But for the past two or three years, English translations of Jewish religious books have become available online. The Jewish religious literature is indeed divided into two main parts: the Tanakh and the Talmud. The Tanakh, also known as the Hebrew Bible, is further divided into three sections: the Torah, the Nevi'im (Prophets), and the Ketuvim (Writings). Each section contains various books and writings that are significant to the Jewish faith. The Torah, which is the first part of the Tanakh, consists of the five books of Moses: Genesis, Exodus, Leviticus, Numbers, and Deuteronomy. It contains the foundational laws, commandments, and teachings that guide Jewish religious practice. The Nevi'im, or the Prophets, includes books that contain the messages, prophecies, and narratives of the Jewish prophets throughout history. It provides insights into the moral and spiritual guidance of the Jewish people. The Ketuvim, or the Writings, consists of various books, including Psalms, Proverbs, Job, and others. It contains poetry, wisdom literature, songs, and stories that offer spiritual and practical guidance to Jewish individuals and communities. The Talmud is a compilation of Jewish teachings and discussions that expand upon the laws and principles outlined in the Tanakh. The Talmud is divided into two main parts: the Mishnah and the Gemara. The Mishnah is a collection of oral traditions and teachings of Jewish law, while the Gemara provides commentaries and discussions on the Mishnah. Together, the Tanakh and the Talmud form the foundation of Jewish religious literature, providing guidance, teachings, and insights into the faith and its practices. They are essential sources for understanding Jewish theology, ethics, and legal principles.

KEYWORDS: *Tanakh, The Talmud, The Judaism, the Torah, the Nevi'im (Prophets), and the Ketuvim Writings): the Mishnah and the Gemara.*

یہودی مذہب پر اسرار کیوں ہے؟

یہودی مذہب دنیا کے پر اسرار ترین مذاہب میں شمار ہوتا ہے۔ یہودیوں کی دنیا میں ایک بڑی تعداد ہونے کے باوجود عمومی طور پر لوگ یہودی رسوم ورواج کے بارے میں جاننے سے قاصر رہتے ہیں۔ اس پر اسراریت کی کئی وجوہات ہیں۔ جن میں سے ایک تو ایک یہ مذہب ایک خاص نسل کے لوگوں کو ہی قبول کرتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے لوگ عمومی طور پر ان کی مذہبی سوچ، فکر، فلسفہ اور عمل سے ناواقف رہتے ہیں۔ ان کی پر اسراریت کی ایک وجہ ان کا مختلف مذہبی تقویمی نظام بھی ہے۔ ان کے مہینوں کے نام، سالوں کی گنتی اور تہوار نہ تو پوری طرح شمسی تقویم پر پورے اترتے ہیں اور نہ ہی پوری طرح قمری تقویم پر پورے اترتے ہیں، بلکہ انہوں نے اس تاریخی سسٹم کو ایک ملغوبہ سا بنا دیا ہے جسے سمجھنا غیر یہودی کے لئے بہت مشکل ہے۔ یہودی مذہب کی پر اسراریت کی سب سے بڑی وجہ ان کے مذہبی لٹریچر کا پبلک نہ ہونا ہے۔ یہودی مذہب میں اپنی مذہبی تعلیمات کو چھپانا بڑا اہمیت رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ یہودی مذہب کی بعض تعلیمات کو یہ اپنے مذہب کے عام عالم کو بھی نہیں سکھاتے۔ مشنا کی ایک عبارت پیشِ خدمت ہے:۔

אֵין דּוֹרְשִׁין בַּעֲרָיוֹת בִּשְׁלֹשָׁה. וְלֹא בְמַעֲשֵׂה בְרֵאשִׁית בִּשְׁנַיִם. וְלֹא בַמֶּרְכָּבָה בְּיָחִיד, אֶלָּא אִם כֵּן הָיָה חָכָם וּמֵבִין מִדַּעְתּוֹ. כָּל הַמִּסְתַּכֵּל בְּאַרְבָּעָה דְּבָרִים, רָאוּי לוֹ כְּאִלּוּ לֹא בָּא לָעוֹלָם, מַה לְּמַעְלָה, מַה לְּמַטָּה, מַה לְּפָנִים, וּמַה לְּאָחוֹר. וְכָל שֶׁלֹּא חָס עַל כְּבוֹד קוֹנוֹ, רָאוּי לוֹ שֶׁלֹּא בָּא לָעוֹלָם: [1] "Mishnah Chagigah 1" (د.ت)

One may not expound the topic of forbidden **sexual relations before three** or more individuals; **nor** may one expound the **act of Creation** and the secrets of the beginning of the world **before two** or more individuals; **nor** may one expound **by oneself the** Design of the Divine **Chariot,** mystical teaching about the ways God conducts the world **unless** he is **wise** and **understands** most matters **on his own.** The Mishna continues in the same vein: **Whoever looks at four matters, it would have been better for him had he never entered the world:** Anyone who reflects upon **what** is **above** the firmament and **what is below** the earth, **what was before** Creation, **and what** will be **after** the end of the world. **and anyone who has no concern for the honor of his Maker,** who inquiries into and deals with matters not permitted to him, **deserves to have never come to the world.**

کوئی بھی ممنوعہ جنسی رشتوں کے متعلق تین یا زیادہ کے سامنے بات نہ کرے۔ اور کوئی بھی تخلیقِ کائنات کے متعلق اور کائنات کی ابتداء کے رازوں کے متعلق دو آدمیوں کے سامنے بھی نہ بتائے، اور نہ ہی کوئی خدائی گاڑی کے ڈیزائن کے بارے میں جو پر اسرار انداز میں خدا دنیا چلا رہا ہے، کسی ایک کے سامنے بھی بات کرے، الا یہ کہ وہ بہت ساری باتوں کو خود ہی سمجھ سکتا ہو۔ مشنا اسی لہجے میں بات کو جاری رکھتے ہوئے کہتی ہے، جو چار باتوں کی تلاش میں ہے تو اس کے لئے بہتر یہ تھا کہ وہ دنیا میں آتا ہی نہیں: ایک تو یہ کہ آسمان سے

اوپر کیا ہے؟ اور زمین کے نیچے کیا ہے؟ تخلیقِ کائنات سے پہلے کیا تھا؟ اور دنیا ختم ہونے کے بعد کیا ہو گا؟ اور جو کوئی اپنے بنانے والے کی عزت نہیں کرتا، وہ سوال کرتا ہے اور ان مسائل میں پڑتا ہے جس کی اسے اجازت نہیں ہے۔ تو وہ اس قابل ہے کہ دنیا میں نہ آتا۔

یہودی مذہبی لٹریچر کا تعارف اہم کیوں ہے؟

اہل اسلام کے لئے اہلِ کتاب کے کتب بڑی اہمیت کی حامل رہی ہیں کیونکہ ہماری کتاب بار بار ان کا حوالہ دیتی ہے۔ اب اس حوالے کو چیک کرنا جب کہ مخالف دشمن بھی ہے اور ضدی بھی، نیز اس بات سے واقف بھی کہ ان کی کتاب کی بات کا حوالہ بعد والی کتاب میں آیا ہے تو یقیناً وہ اپنے آپ کو سچا اور بعد والے کو جھوٹا کرنے کے لئے اپنے کلام میں ترمیم اور تحریف بھی کرتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی وہ اس بات کو تسلیم بھی کرتا ہے کہ ان کی کتاب میں ترمیمیں ہوئی ہیں اور ان ترمیموں پر باقاعدہ حواشی درج بھی کئے گئے ہیں۔ اس ساری صورتحال میں مذہبی لٹریچر اور ان پر ہونے والی ان کی شروحات و تشریحات سے واقفیت حاصل کرنا ایک ضروری چیز ہے۔

عیسائیوں کے لٹریچر کو حاصل کرنا اس لحاظ سے آسان ہے کہ ان کا لٹریچر ہر زبان میں دستیاب ہے۔ اس کے برخلاف یہودیوں کا لٹریچر صرف عبرانی میں ہی دستیاب رہا ہے۔ اور انگلش میں ہونے والے تراجم عام آدمی کو حاصل نہیں رہے ہیں۔ آج سے ۱۴ سال پہلے جب ہم نے یہودیت کا مطالعہ شروع کیا تھا تو ان کی اصل کتب کو یا ان کے تراجم کو آنلائن حاصل کرنا اور ان سے مستفید ہونا بھی بہت بڑا معرکہ تھا، مگر سابقہ دو تین سال سے یہودی مذہبی کتابوں کے انگریزی تراجم آنلائن دستیاب ہو چکے ہیں۔

اب یہودی کتابوں سے استفادہ آسان کیونکر ہو رہا ہے؟

موجودہ دور میں یہودیوں کے اپنی تعلیمات کو پبلک کرنے کی دراصل کچھ مجبوریاں ہیں۔ جن میں سے پہلی وجہ تو عرب علماء کا عبرانی سیکھنا اور عبرانی لٹریچر پر کام شروع کرنا ہے۔ تناخ تو عیسائیوں کی وجہ سے پہلے ہی ہر زبان میں ترجمہ موجود ہے۔ مشنا کا دکتور مصطفی عبد المعبود نے عربی ترجمہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ "مرکز دراسات الشرق الاوسط، عمان، اردن" نے بیس جلدوں میں تالمود کا بہترین ترجمہ پوری علماء کی ایک جماعت کے ذریعے کروایا ہے۔ اس کتاب کے مقدمے میں بھی مترجمین نے اپنی سب سے بڑی مشکل یہودی کتابوں کا حصول ہی قرار دیا ہے۔[2] (الیھود 2011) جس کی پہلی پوری جلد صرف فہرست پر مشتمل ہے اس کے علاوہ ایک بڑا تفصیلی قسم کا مقدمۃ العلمیہ یہودی اصطلاحات اور کتب کی تاریخ پر پبلش کیا گیا ہے۔ ان عربی ترجموں نے تالمود کی پراسراریت خاص طور پر مسلم علماء کے لئے ختم کر دی مگر دوسری طرف خود یہودیوں کی ایک بڑی تعداد عبرانی سے ناواقفیت کی وجہ سے اپنے مذہب سے آج بھی ناواقف ہے۔

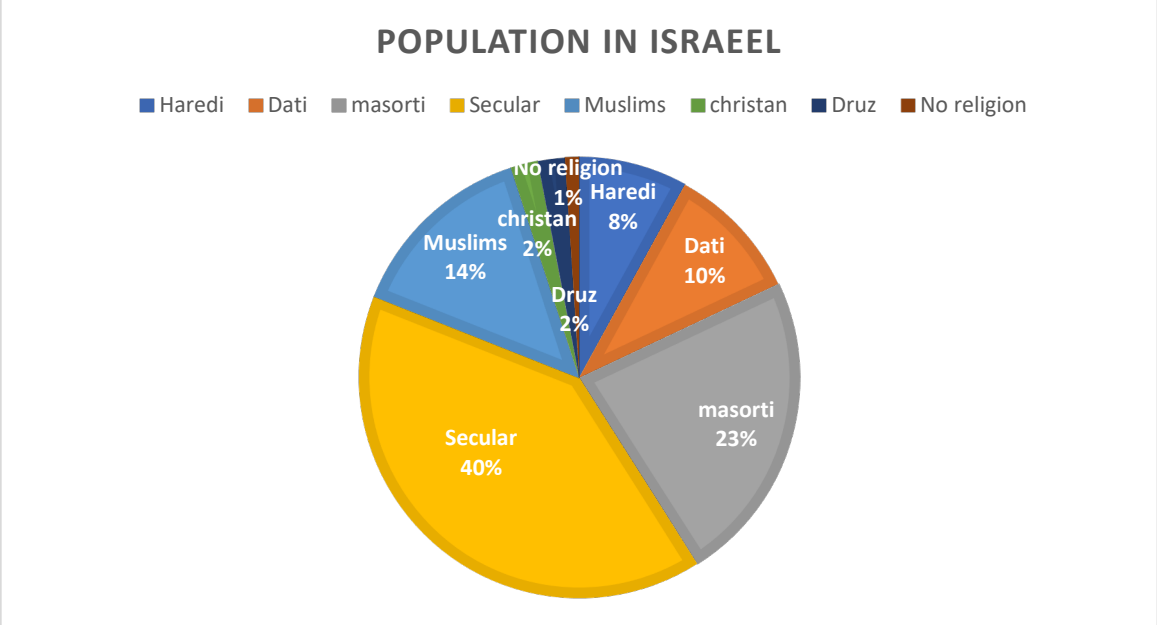

اس کے حل کے لئے لوگوں کی معلوم زبانوں میں مذہبی لٹریچر پیش کرنا انتہائی ضروری ہے خاص کر جبکہ یہودیوں میں اپنے لوگوں میں مذہبی تصلب پیدا کرنے کی بڑے پیمانے پر کوشش ہو رہی ہے۔ اور دنیا کے یہودیوں کے بارے میں عمومی طور پر جبکہ امریکہ اور اسرائیل میں خصوصی طور پر یہودیوں کے مذہبی تصلب پر تحقیقات جاری رہتی ہیں، اور ان کے مذہبی غیر مذہبی، عملی غیر عملی اور نسلی غیر نسلی کے لحاظ سے مختلف اعداد و شمار اَپ ڈیٹ کئے جاتے رہتے ہیں۔ اس وقت عمومی طور پر اسرائیل میں موجود یہودیوں کو چار قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ا۔ ہریدی (انہیں الٹر آرتھوڈکس بھی کہا جاتا ہے)۔ ۲۔ داتی (مذہبی)۔ ۳۔ مسورتی (روایت پسند)۔ ۴۔ ہیلونی (سیکولر بے دین)۔ اگرچہ موجودہ دور میں یہودی فرقے اس کے علاوہ بھی موجود ہیں مگر یہ نام ان کے مطالعاتی گروپس کے بنائے گئے ہیں۔ ۲۰۱۶ء کی تحقیق کے مطابق اس وقت اسرائیل میں موجود یہودیوں اور غیر یہودیوں کے اعداد و شمار درجِ ذیل ہیں۔ ہیریدی ۸٪، داتی ۱۰٪، مسورتی ۲۳٪، جبکہ ہیولونی یا سیکولر یہودی اسرائیل میں ۴۰٪، فیصد ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمان ۱۴، عیسائی ۲، درز ۲ جبکہ دہرئے یا لامذہب ا فیصد موجود ہیں[3] (Mitchell 2016)۔ چارٹ درجِ ذیل ہے:۔ جب لوگوں کو باعمل یہودی بنانے کا مسئلہ کاہنوں کو درپیش ہو تو یقیناً اس کا حل لٹریچر اور مذہبی تعلیمات تک رسائی سہل بنا کر ہی کی جاسکتی ہے۔ جس کی وجہ سے اب یہ کتابیں ہر شخص کی دسترس میں موجود ہیں۔

یہودی کتابوں کے تعارف کے سلسلے میں سب سے آسان اور بہتر تعارف ایک چھوٹا سا 45 صفحات کا کتابچہ پیش کرتا ہے۔ جس میں بہت ہی سہل انداز میں یہودی معتبر حوالوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کتاب کا نام "گائیڈ ٹو ٹیکسٹ" ہے جو بنیادی طور پر ایک برطانوی پبلشر نے شائع کی۔ بعد میں اسے یہودی جوانوں کی ایک تنظیم نے آن لائن پبلش کیا اور با آسانی نیٹ سے ڈاؤنلوڈ ہو جاتی ہے۔ اس میں ان کتابوں کے اوپر کافی حد تک دیانتدارانہ انداز میں تبصرہ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ یہودی مذہبی تعارف اور اس کی اشاعت کے لئے مختلف

ویب سائیٹس موجود ہیں۔ گائیڈ ٹو ٹیکسٹ کتاب کے شروع میں Why this guide کے عنوان میں لکھا گیا تبصرہ اس ساری صورتحال کو واضح کرتا ہے کہ علم چھپانے کے یہودی اصول نے آج بڑے پڑھے لکھے یہودیوں تک کو بنیادی معلومات سے محروم کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے آج ان کتابوں کو عام کیا جا رہا ہے۔

Jewish texts are the lifeblood of the Jewish people. Jewish life cannot be understood without understanding the texts that are the basis for all that we do as Jews. Prayer, study, debate - all of these are based on our texts. Today, we live in a time when many of us do not know the basics of our cultural heritage. We do not know what the books of Jewish life are, what they look like, or how to read them. Hillel and Shammai are strangers to us - we have not met them. When we sit in synagogue we may feel embarrassed or alienated. We do not know where to turn to ask the questions that people all seem to know the answers to. We feel intimidated and afraid by our lack of knowledge. Many of us have been involved in Jewish education for years. Yet we manage to avoid asking the fundamental questions. We become experts on Jewish history, on Israel, on Jewish politics. Yet still we do not know what the Talmud is, what Rabbi Akiva is in life, and (most importantly) where to go to start becoming knowledgeable about texts. We are upset when we meet children who can read what we can't read, who know what we don't know. As Jews, we have not yet learned to read and write.[4](WUJS و The World Union of Jewish Students 2001)

یہودی متون یہودی لوگوں کی جان ہیں۔ یہودی زندگی کو ان نصوص کو سمجھے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا جو ہم یہودیوں کے طور پر جو کچھ کرتے ہیں اس کی بنیاد ہیں۔ نماز، مطالعہ، مباحثہ - یہ سب ہماری نصوص کے ارد گرد مبنی ہیں. آج، ہم ایسے وقت میں رہتے ہیں جب ہم میں سے بہت سے لوگ اپنے ثقافتی ورثے کی بنیادی باتیں نہیں جانتے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہودی زندگی کی کتابیں کیا ہیں، وہ کیسی نظر آتی ہیں، یا انہیں کیسے پڑھا جائے۔ ہلیل اور شمائی ہمارے لیے اجنبی ہیں - ہم ان سے نہیں ملے۔ جب ہم عبادت گاہ میں بیٹھتے ہیں تو ہمیں شرمندگی یا بیگانگی محسوس ہو سکتی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ سوالات کہاں سے پوچھیں جن کے جواب سب لوگ جانتے ہیں۔ ہم اپنے علم کی کمی سے خوفزدہ اور خوف زدہ محسوس کرتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ سالوں سے یہودی تعلیم میں شامل ہیں۔ پھر بھی ہم بنیادی سوالات پوچھنے سے بچنے کا انتظام کرتے ہیں۔ ہم یہودی تاریخ، اسرائیل، یہودی سیاست کے ماہر بن گئے ہیں۔ اس کے باوجود ہم ابھی تک نہیں جانتے کہ تلمود کیا ہے، ربی اکیوا زندگی کیا ہے، اور نصوص کے بارے میں جاننے کے لیے کہاں جانا ہے۔ ہم پریشان ہوتے ہیں جب ہم ایسے بچوں سے ملتے ہیں جو وہ پڑھ سکتے ہیں جو ہم نہیں پڑھ سکتے، جو جانتے ہیں کہ ہم کیا نہیں جانتے۔ یہودیوں کے طور پر، ہم نے ابھی تک پڑھنا لکھنا نہیں سیکھا۔

یہودی مذہبی لٹریچر:۔

یہودی مذہبی لٹریچر کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں: نمبر ا۔ تناخ نمبر ۲۔ تالمود

پھر تناخ (جسے عیسائیوں کی زبان میں عہد نامہ قدیم کہتے ہیں) جسے یہودی عبرانی بائبل بھی کہتے ہیں کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:۔

The world union of Jewish students 2001)و(WUJS [5]

۱۔تورات

۲۔نیوئیم (انبیاء)

۳۔کیتوئیم (کاتبین)

اور تالمود کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:۔

۱۔مشنا

۲۔جمارا

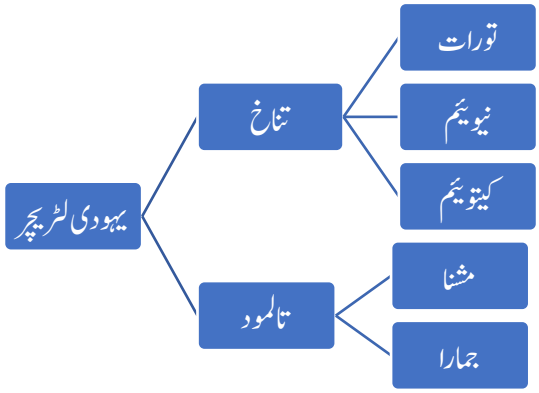

تورات کا تعارف:

تناخ کا پہلا جزو تورات ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے تورات کا ذکر بطورِ آسمانی کتاب کے معروف ہے۔ یہودیوں کے ہاں تورات حضرت موسیٰ کو ملنے والی آسمانی کتاب ہے۔ تناخ کا مجموعہ عیسائی لٹریچر عہد نامہ قدیم کہلاتا ہے۔ اور ان میں سے بھی پہلی پانچ کتابوں کو تورات کہا جاتا ہے۔یعنی یہ حصہ عیسائی اور یہودی دونوں کے پاس موجود ہے۔ دونوں کی عبارتوں میں کچھ فرق بہر حال موجود ہیں۔ البتہ چھپائی میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ عیسائی اسے کتابی شکل میں چھاپتے ہیں جبکہ یہودی اسے اسکرول کی شکر میں چھاپتے ہیں۔ گائیڈ ٹو ٹیکسٹ کے الفاظ میں تورات کی لغوی اور اصطلاحی معنی درجِ ذیل ہے:

Torah literally means "Teaching". The Torah is the central 'teaching of Judaism'. The Torah consists of the ' Five Books of Moses ':

Bereshit (Genesis) Shemot (Exodus)
Vayikra (Leviticus) Bamidbar (Numbers)

Devarim (Deuteronomy).[6](WUJS و The World Union of Jewish Students 2001)

تورات کے لفظی معنی تعلیم کے ہیں اور یہ یہودیت کی بنیادی تعلیمات کا نام ہے اس میں پانچ کتابیں داخل ہیں،

1. Bereshit،پیدائش 2. Shemot،خروج 3. Vayikra،احبار/لاوی

4. Bamidbarگنتی 5. Devarim"استثناء

اگر قرآنی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو قرآن پاک میں تورات کو نور، ہدایت، حکمت اور موعظت کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تورات تناخ کے پہلے حصے کے طور پر چھپتی ہے۔ تورات کو چوماشchumash بھی کہتے ہیں۔ یہ عبرانی لفظ چمیش (یا عربی لفظ خمیس) یعنی پانچ سے نکلا ہے کیونکہ دراصل ان کتابوں کی تعداد پانچ ہے۔ اسی طرح انگلش میں ان کے لئے استعمال ہونے والا لفظ Pentateuchیونانی لفظ pentaجس کے معنی پانچ اورteuchجس کے معنی کتاب کے ہیں سے نکلا ہے۔ سینیگاگ (یہودیوں کی عبادت گاہ) میں تورات سکرول کی شکل میں رکھی جاتی ہے۔ تورات یہودیوں کی سب سے اہم کتاب ہے۔ بعض اوقات یہودی سب کتابوں کو بھی تورات کہہ دیتے ہیں۔ تورات کے یہ دونوں استعمال زمانہ قدیم سے ہی مستعمل ہیں۔ اور سیاق وسباق سے سمجھا جاسکتا ہے کہ اسکرول کی بات ہو رہی ہے یا تمام کتابوں کی۔[7] (WUJS)و(The world union of Jewish students 2001

تورات کے مضامین:

اگر کتاب کی ابتداء اور انتہاء کی بات کریں تو یہ ایک کہانی قسم کی کتاب ہے جس میں ایک طرف سے دنیا کی تخلیق سے بات شروع ہوتی ہے اور دوسرے اختتام پر موسی کی وفات پر بات ختم ہوتی ہے۔ اس کتاب میں بنی اسرائیل کے ارض مقدس میں داخلے سے پہلے تک کے واقعات موجود ہیں۔ اگر کتاب کا سنجیدگی سے اور بلا کسی تعصب کے مطالعہ کیا جائے تو بھی بہت سی جگہوں پر واضح انداز میں محسوس ہوتا ہے کہ یہ کہانی حضرت موسیٰ نہیں سنا رہے بلکہ کسی اور کی لکھی ہوئی کہانی ہے۔ اس سلسلے میں حوالے کچھ آگے پیشِ خدمت ہیں۔ سرِ دست تورات کے مضامین کی بات کر لیتے ہیں

1. تورات تاریخی کہانی بھی سناتی ہے جس میں حضرت آدم سے لیکر موسیٰ تک کے اہم واقعات مذکور ہیں۔
2. تورات میں احکام اور قوانین بھی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔
3. تورات کا ہر لفظ اہم شمار کیا جاتا ہے اور کہانی کا حصہ ہونے کے علاوہ الگ معنی بھی دے رہا ہوتا ہے۔[8] (WUJS)و(The world union of Jewish students 2001

Bereshit/Geneses/پیدائش:

کتابِ پیدائش کے کل پچاس ۵۰ ابواب ہیں۔ پہلا باب آسمان اور زمین کی تخلیق کو بیان کرتا ہے۔ دوسرے باب میں مخلوقات، ندی نالوں، دریاؤں، چرند پرند اور حیوانات کی پیدائش کا ذکر ہے۔ نیز حضرت آدم سے حضرت حوا کو تخلیق کرنے کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں حضرت آدم اور حوا کے جنت سے نکالے جانے کا واقعہ ہے۔ عجائباتِ زمانہ میں سے اس باب کے اندر بیان کردہ یہ والی آیت ہے۔ جس میں

انسان کے اخراج کی وجہ بتاتے ہوئے ایسے الفاظ بیان کئے گئے ہیں گویا کہ عرش پر ہندوؤں کے تصور کے مطابق بہت سے خدا رہتے ہیں اور العیاذ باللہ اس درخت کے کھانے سے انسان نے بھی خدا بن جانا ہے۔لہذا اس ڈر سے العیاذ باللہ حضرت آدم کو زمین پر اتار دیا گیا۔

וַיֹּאמֶר יְהוָה אֱלֹהִים הֵן הָאָדָם הָיָה כְּאַחַד מִמֶּנּוּ לָדַעַת טוֹב וָרָע וְעַתָּה פֶּן־יִשְׁלַח יָדוֹ וְלָקַח גַּם מֵעֵץ הַחַיִּים וְאָכַל וָחַי לְעֹלָם:

And God יהוה said, "Now that humankind has become like any of us, knowing good and bad, what if one should stretch out a hand and take also from the tree of life and eat, and live forever!"[9]("Genesis 37:1" د.ت)

چوتھے باب میں ہابیل قابیل کا قصہ ہے مگر نام انگریزی میں قائن اور ایبل، جبکہ انار کلی بائبل سوسائٹی کی اردو چھپی کتابِ مقدس میں قائن اور ہابل درج ہے۔ پانچویں باب میں حضرت آدم سے ان کے مختلف بیٹوں کی پیدائش اور اس وقت حضرت آدم کی عمر پھر حضرت آدم کے بیٹوں سے آگے لمک کے بیٹے نوح تک کا نسب اور پھر حضرت نوح کے تینوں بیٹوں کے نام کا ذکر ہے۔ چھٹے باب میں سفینۂ نوح کی تیاری اور ساتویں باب میں طوفان کا ذکر ہے۔ آٹھواں باب طوفان کے اختتام کا تذکرہ کرتا ہے۔ نویں باب میں اولادِ نوح کے ساتھ خدا کے عہد کا ذکر ہے نیز دنیا میں ان کی بود و باش کا تذکرہ ہے۔ دسویں باب میں حضرت نوح کی اولادوں کے نسب مذکور ہیں۔ نیز کس کی اولاد کس علاقے میں قیام پذیر ہوئی اس کا بھی تعارف ہے۔

گیارہواں باب حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کے آباءواجداد کے نسب سے بحث کرتا ہے۔ بارہویں باب میں حضرت ابراہیم کے اپنے آبائی علاقہ چھوڑنے اور مملکتِ کنعان میں ہجرت کرنے کا ذکر ہے۔ مصر کے سفر کا ذکر بھی اسی باب میں ہے۔ تیرہواں باب حضرت ابراہیم اور لوط کے الگ ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ چودھویں باب میں ایک جنگ کی کہانی ہے۔ پندرہواں باب حضرت ابراہیم کو ذبح شدہ جانوروں کے دوبارہ زندہ ہو کر باہم ملنے کی قدرت کے مظاہرے کا بیان ہے نیز حضرت ابراہیم سے اولاد کا وعدہ اور ارضِ موعود کی حدود کا ذکر ہے۔ سولہواں باب حضرت ہاجرہ سے حضرت اسماعیل کی پیدائش کا ذکر کرتا ہے۔ سترہواں باب حضرت اسحاق کی پیدائش کی خوشخبری اور ختنے کے حکم کا ذکر کرتا ہے۔ اٹھارہواں باب فرشتوں کی مسافروں کی شکل میں آمد اور مہمان نوازی کے واقعے نیز حضرت سارہ کے سامنے اسحاق کی خوشخبری اس کے علاوہ قومِ سدوم پر عذاب کی خبر کا ذکر ہے۔ انیسواں باب فرشتوں کے قومِ لوط میں جانے اور ان کو نکلنے کے حکم اور اترنے والے عذب کے واقعے کو ذکر کرتا ہے۔

بیسویں باب میں مصر کے واقعے کا تکرار ہے اور حضرت سارہ کو بہن بنانے والے واقعے کو دوبارہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے یہی واقعہ بارہوں باب میں بھی مذکور ہے۔ حالانکہ اس کتاب میں کسی واقعے کو مکرر ذکر کرنے کی روایت نہیں ہے۔ بظاہر کسی نے اپنی مرضی کا واقعہ سیٹ کرنے کے لئے انجیئرنگ کی ہے۔ یہاں مصر اور فرعون کا لفظ نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ جرار کے حاکم ابی ملک کا تذکرہ ہے۔ اس واقعے کے بعد حضرت اسحاق کی پیدائش کا ذکر آئے گا پھر پیدائش کے ۲۶ ویں باب میں اسی طرح کا واقعہ حضرت اسحاق ان کی بیوی ربقہ کے بارے میں بھی مذکور ہے۔ اور ایسا بھی نہیں کہ یہ اور وہ ابی ملک الگ ہیں کیوں کہ دونوں کا تعلق جرار سے ہے اور دونوں کا سپہ سالار فیکل

مذکور ہے۔ یعنی اسی ابی ملک نے جس نے حضرت اسحاق کی والدہ پر نظر رکھی اسی بادشاہ کی نظر جب کہ ابراھیم کی عمر اسحاق کی پیدائش کے وقت سو سال تھی اور ایک سو پچھتر سال کی عمر میں حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا۔ اسحاق کا نکاح ربقہ سے چالیس سال کی عمر میں ہوا اور دو بیٹے عیسو اور یعقوب ہوئے حضرت ابراہیم کے انتقال کے بعد حضرت اسحاق جرار جاتے ہیں تو انہیں بھی اسی ابی ملک سے اپنی بیوی ربقہ پر خوف ہے۔ دوسری طرف جب حضرت سارہ وہاں پہنچی ہے اس سے پہلے فرشتوں کے سامنے کہہ رہی ہے کہ میں بڑھیا ہو چکی ہوں اور اس پر تبصرہ بھی یہ کیا گیا تھا کہ تب سارہ ضعیف اور بڑی عمر کی تھی اور سارہ کی وہ حالت نہیں رہی تھی جو عورتوں کی ہوتی ہے تب سارہ نے اپنے دل میں ہنس کر کہا کیا اس قدر عمر رسیدہ ہونے پر بھی میرے لئے شادمانی ہو سکتی ہے۔[10] (موسیٰ، کتاب پیدائش۔ عہد نامہ قدیم ۱۹۷۹)

اکیسویں باب میں حضرت اسحاق کی پیدائش اور ذبیح ہونے کا بیان ہے۔ بظاہر ابی ملک والی کہانی بھی اسی لئے بڑھانی پڑی ہے۔ اس کے بعد کے بابوں میں اسی طرح اولادوں نسلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے عیسو یعقوب، یوسف و برادران کے واقعے مذکور ہیں۔ پھر حضرتِ یوسف کی مصر میں وفات اور اپنی لاش کو مصر سے لے جانے کی وصیت کے ساتھ پچاسویں باب کے ساتھ ہی کتابِ پیدائش ختم ہوتی ہے۔

اس مملکت کی حدود اربعہ جو اسرائیل، یہودیوں یا عیسائیوں نے بیان کی ہیں اور ان پر نقشے بنائے ہیں وہ تورات، کلامِ مقدس اور کتابِ مقدس کے بیان سے کئی جگہوں پر متضاد ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کی نبوی محنت یا کسی بھی نبی کی دینی تبلیغ کی محنت اور اس میں پیش آنے والی مشقتیں کہیں بھی زیر بحث نہیں ہے۔ کتابِ مقدس کی ساری کہانیوں کا نتیجہ کہیں بھی آخرت کی زندگی محسوس نہیں ہوتی بلکہ واحد مسئلہ جو ہر جگہ مذکور ہے وہ زمین حاصل کرنا اور وہاں رہنا ہے۔ اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

Shemot/Exodus/خروج:

اس کتاب میں چالیس ابواب ہیں۔ اس کتاب کا پہلا باب مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے لئے تبدیل ہونے والے حالات کا اظہار کرتا ہے۔ دوسرا باب حضرت موسیٰ کی پیدائش سے متعلقہ واقعات اور بالآخر ہجرت کر کے مدین جانے کی تفصیلات بیان کرتا ہے، تیسرا اور چوتھا باب حضرتِ موسیٰ کو نبوت ملنے کے حالات کا بیان ہے۔ پانچواں باب حضرت موسیٰ اور ہارون کے فرعون کی دربار آمد کا ذکر ہے۔ اگلے ابواب یہودیوں کی مصر میں غلامی کی تاریخ اور واقعات، یہودیوں کا حضرت موسیٰ کی قیادت میں مجتمع ہونا، مصر چھوڑنے، طور سیناء پر وحی کا نزول، احکام عشر، گاؤ سالہ بنانا، سامری اور اس کی سزا کا تذکرہ کرتا ہے اسی طرح یہ جنگل میں عبادت کے لئے اجتماع ایک قربان گاہ تعمیر کرنے اور وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف اترنے والی نعمتیں، من و سلوی وغیرہ اور مختلف احکام کا ذکر کرتا ہے۔[11] (موسیٰ، کتاب خروج۔ عہد نامہ قدیم ۱۹۷۹)

اسلامی تعلیمات سے جابجا تفاوت موجود ہے۔ تورات کے اس حصے کے بقول لاٹھی موسیٰ کی نہیں بلکہ ہارون کی تھی، حضرت موسیٰ کے سسر کا نام پتر و تھا۔ اس میں اس بات کی وضاحت بھی ہے کہ جب مصر سے نکلے تو نکلنے کے لئے جو راستہ اللہ نے ان کو بتایا تھا وہ فلسطین والا

خشکی کا اور قریب کا راستہ نہیں تھا بلکہ لمبا راستہ لیکر بحر قلزم جو کہ اب بحر احمر یا Red See کہلاتا ہے کہ راستے یہ لوگ براعظم افریقہ سے براعظم ایشیا میں داخل ہوئے۔

Vayikra/Leviticus/احبار/لاوی:

یہ کتاب قوانین پر مشتمل ہے اس میں کل ۲۷ ابواب ہیں۔ جن مین مجموعی طور پر ہارون کی اولاد جنہیں لاوی بھی کہا جاتا ہے کی اضافی ذمہ داریوں کا ذکر ہے وہ کہانت اور مذہبی ذمہ داری کے لئے مخصوص رہیں گے کیونکہ احبار بھی یہی نسل بنتی ہے اس لئے اس کتاب کا نام احبار بھی رکھا جاتا ہے۔ پہلے باب میں اس کتاب کی ابتداء موسیٰ کو خیمۂ اجتماع میں سے بلانے سے ہوتی ہے۔ جہاں مخصوص احکامات حضرت موسیٰ کو دیئے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں احکام کا بڑا حصہ قربانی کے احکامات پر مشتمل ہے۔ جس میں شکر کی قربانیاں، خطا کی قربانیاں، جلائے جانے والی قربانیاں، صدقے کی قربانیاں، نذر کی قربانیاں اور مختلف عیدوں پر ہونے والی قربانیوں کے طریقہ کار، نیز مختلف اعضاء کے متعلق مختلف احکامات کی تفصیلات مذکور ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف بیماریوں اور حالات میں کاہن کی ذمہ داری کا بھی ذکر ہے۔ آخر میں احکامات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں آنے والے عذاب پر تنبیہ بھی ہے۔ اور نذر اور پیداوار کے عشر کے متعلق مختلف احکامات اور تفصیلات بیان کر کے اس جملے پر کتاب کو ختم کیا گیا ہے کہ

(موسیٰ، کتاب احبار۔ عہد نامہ قدیم ۱۹۷۹)[12] جو احکام خداوند نے کوہِ سینا پر بنی اسرائیل کے لئے موسیٰ کو دیئے وہ یہی ہیں۔

کتاب کی صرف ابتداء اور انتہا کو دیکھیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا یہ سارے احکامات خیمۂ اجتماع سے بلا کر موسیٰ کو طور سینا پر دیئے گئے۔ نیز یہ کہ ان تفصیلات کے وقت موسیٰ طورِ سینا کے ہی علاقے میں گھوم پھر رہے تھے۔ لیکن باب نمبر ۸ سے ۱۰ تک موسیٰ کے عملی کام کا ذکر ہے اور گیارہویں باب کے شروع سے موسیٰ اور ہارون دونوں کو خداوند مخاطب کر کے احکامات دے رہے ہیں۔ اس میں اپنی جگہ چھوڑنے کا بھی ذکر نہیں اور کہیں جانے کا بھی ذکر نہیں۔ پہلی آیت میں بھی طورِ سینا پر بلانے کے الفاظ نہیں تھے۔ آخر میں کسی نے بات برابر کرنے کی کوشش کی ہے۔

Bamidbar/Numbers/گنتی:

اس کتاب میں ۱۳۶ ابواب ہیں۔ اس کا اہم موضوع مردم شماری ہے، اس میں قوم جبارین سے لڑنے کے حکم کا تذکرہ ہے، جس کے جواب میں بنی اسرائیل نے چیخ و پکار اور احتجاج کرتے ہوئے واپس مصر جانے کو ترجیح دی جس کی سزا میں انہیں صحرا، بیابانوں میں سفر جاری رکھنے حکم دیا گیا۔ے چالیس سال بعد ارض موعودہ کی سرحد پر پہنچ جاتے ہیں۔ اس کتاب کی ابتداء" سینا کے بیابان میں خیمۂ اجتماع میں خداوند نے موسیٰ سے کہا" سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں تاریخ اس طرح مذکور ہے کہ "مصر سے نکل آنے کے دوسرے برس کے دوسرے مہینے کی پہلی تاریخ کو" اور گنتی کے احکامات بتائے جاتے ہیں۔

اسی کتاب کے نویں باب میں درج ہے کہ "ملکِ مصر سے نکلنے کے دوسرے برس کے پہلے مہینے میں خداوند نے دشتِ سینا میں موسیٰ سے کہا کہ وہ بنی اسرائیل عیدِ فسح اسکے معین وقت پر منائیں۔"

اسی کتاب کے پینتیسویں باب کی آیت نمبر ۱۱ سے ۱۶ تک خونی کے لئے بھی چھ پناہ کے شہر بنانے کا حکم دیا گیا ہے کہ جہاں رہنے والے کو کسی حال میں بھی قتل نہیں کیا جاسکتا۔ جبکہ آیت نمبر ۳۳ میں ہے

سو تم اُس ملک کو جس میں تم رہو گے ناپاک نہ کرنا کیونکہ خون ملک کو ناپاک کر دیتا ہے اور اس ملک کے لئے جس میں خون بہایا جائے سوا قاتل کے خون کے اور کسی چیز کا کفارہ نہیں لیا جاسکتا۔[13] (موسیٰ، کتاب گنتی۔ عہد نامہ قدیم ۱۹۷۹)

(آج کے اسرائیل میں ایک طرف دعویٰ ہے کہ یہ ارضِ مقدس اور ارضِ موعود ہے اور دوسری طرف صبح شام معصوموں کا خون بہایا جارہا ہے۔)

اس کتاب میں بھی لاویوں کے لئے مخصوص مقامات اور جگہیں دینے کا حکم ہے۔ ہر معاملے میں لاویوں کی سہولیات کا تفصیلی ذکر ضرور کیا گیا ہے۔ مزید اس میں بنی اسرائیل کے مختلف بیابانوں میں بھٹکنے مختلف قوموں سے لڑنے، موسیٰ اور ہارون کی بہن مریم کے انتقال اور ہارون کے انتقال کا ذکر ہے۔ آخر میں بنی اسرائیل موآبیوں کی سرزمین پر پہنچے ہوئے ہیں اور آخری الفاظ ہیں:

جو احکام اور فیصلے خداوند نے موسیٰ کی معرفت موآب کے میدانوں میں جو یریحو کے مقابل یردن کے کنارے واقع ہیں بنی اسرائیل کو دیئے وہ یہی ہیں۔[14] (موسیٰ، کتاب گنتی۔ عہد نامہ قدیم ۱۹۷۹)

Devarim/Deuteronomy/استثناء/تثنیہ:

اس کتاب کا اندازِ بیان ایسا ہے گویا کہ حضرتِ موسیٰ اپنی زندگی کے ماہ و سال کا جائزہ لے رہے ہیں اور خروج سے لیکر گنتی تک جو تاریخ بیان ہوئی اس کا خلاصہ کر رہے ہیں۔ اگر جغرافیہ کے بیان کو اس ریویو سے کمپیٹ کیا جائے تو بہت ساری جگہوں پر فرق واضح ہوتے ہیں۔ اور اسرائیل کی اولاد کے لئے حضرت موسیٰؑ کی وفات سے پہلے کے اختتامی کلمات کا تذکرہ کرتی ہے۔ اس میں کل ۳۴ ابواب ہیں۔

اس کتاب میں تاریخ کے علاوہ احکامات کا بھی جائزہ شامل ہے، اس کے علاوہ بنی اسرائیل پر کی جانے والی اللہ کی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اس کتاب کے باب ۳۳ کی آیت نمبر ۲ میں ہے:۔

اور اس نے کہا:۔ خداوند سینا سے آیا، اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا اسکے داہنے ہاتھ پر انکے لئے آتشی شریعت تھی۔[15]

آخری باب میں حضرت موسیٰؑ کی وفات کا ذکر ہے۔

וַיַּעַל מֹשֶׁה מֵעַרְבֹת מוֹאָב אֶל־הַר נְבוֹ רֹאשׁ הַפִּסְגָּה אֲשֶׁר עַל־פְּנֵי יְרִחוֹ וַיַּרְאֵהוּ יְהוָה אֶת־כָּל־הָאָרֶץ אֶת־הַגִּלְעָד עַד־דָּן:

וְאֵת כָּל־נַפְתָּלִי וְאֶת־אֶרֶץ אֶפְרַיִם וּמְנַשֶּׁה וְאֵת כָּל־אֶרֶץ יְהוּדָה עַד הַיָּם הָאַחֲרוֹן:

וְאֶת־הַנֶּגֶבוְאֶת־הַכִּכָּרבִּקְעַתיְרֵחוֹעִירהַתְּמָרִים עַד־צֹעַר׃

וַיֹּאמֶר יְהוָה אֵלָיו זֹאת הָאָרֶץ אֲשֶׁר נִשְׁבַּעְתִּי לְאַבְרָהָם לְיִצְחָק וְלְיַעֲקֹב לֵאמֹר לְזַרְעֲךָ אֶתְּנֶנָּה הֶרְאִיתִיךָ בְעֵינֶיךָוְשָׁמָּה לֹאתַעֲבֹר׃

וַיָּמָתשָׁם מֹשֶׁהעֶבֶד־יְהוָהבְּאֶרֶץמוֹאָבעַל־פִּייְהוָה׃

וַיִּקְבֹּראֹתוֹבַגַּיבְּאֶרֶץמוֹאָבמִוּלבֵּית פְּעוֹרוְלֹא־יָדַעאִישׁאֶת־קִבְרָתוֹעַד הַיּוֹם הַזֶּה׃

וּמֹשֶׁהבֶּן־מֵאָה וְעֶשְׂרִים שָׁנָהבְּמֹתוֹלֹא־כָהֲתָהעֵינוֹוְלֹא־נָס לֵחֹה׃

וַיִּבְכּוּבְנֵייִשְׂרָאֵלאֶת־מֹשֶׁהבְּעַרְבֹתמוֹאָבשְׁלֹשִׁים יוֹם וַיִּתְּמוּיְמֵי בִכִּי אֵבֶל מֹשֶׁה׃

וִיהוֹשֻׁעַבִּן־נוּן מָלֵארוּחַחָכְמָהכִּי־סָמַךְ מֹשֶׁהאֶת־יָדָיו עָלָיווַיִּשְׁמְעוּאֵלָיו בְּנֵי־יִשְׂרָאֵלוַיַּעֲשׂוּכַּאֲשֶׁר צִוָּה יְהוָהאֶת־מֹשֶׁה׃

וְלֹא־קָם נָבִיאעוֹד בְּיִשְׂרָאֵלכְּמֹשֶׁהאֲשֶׁר יְדָעוֹיְהוָהפָּנִים אֶל־פָּנִים׃

לְכָל־הָאֹתֹתוְהַמֹּפְתִּים אֲשֶׁר שְׁלָחוֹיְהוָהלַעֲשׂוֹתבְּאֶרֶץמִצְרַיִם לְפַרְעֹהוּלְכָל־עֲבָדָיוּוּלְכָל־אַרְצוֹ׃

וּלְכֹל הַיָּד הַחֲזָקָה וּלְכֹל הַמּוֹרָא הַגָּדוֹל אֲשֶׁר עָשָׂה מֹשֶׁה לְעֵינֵי כָּל־יִשְׂרָאֵל׃ [16]" (Deuteronomy.34.1-12 د.ت)"

Moses went up from the steppes of Moab to Mount Nebo, to the summit of Pisgah, opposite Jericho, and יהוה showed him the whole land: Gilead as far as Dan;

all Naphtali; the land of Ephraim and Manasseh; the whole land of Judah as far as the Western Sea;

the Negeb; and the Plain—the Valley of Jericho, the city of palm trees—as far as Zoar.

And יהוה said to him, "This is the land of which I swore to Abraham, Isaac, and Jacob, 'I will assign it to your offspring.' I have let you see it with your own eyes, but you shall not cross there."

So Moses the servant of יהוה died there, in the land of Moab, at the command of יהוה.

[God] buried him in the valley in the land of Moab, near Beth-Peor; and no one knows his burial place to this day.

Moses was a hundred and twenty years old when he died; his eyes were undimmed and his vigor unabated.

And the Israelites bewailed Moses in the steppes of Moab for thirty days. The period of wailing and mourning for Moses came to an end.

Now Joshua son of Nun was filled with the spirit of wisdom because Moses had laid his hands upon him; and the Israelites heeded him, doing as יהוה had commanded Moses.

Never again did there arise in Israel a prophet like Moses—whom יהוה singled out, face to face,

for the various signs and portents that יהוה sent him to display in the land of Egypt, against Pharaoh and all his courtiers and his whole country,

and for all the great might and awesome power that Moses displayed before all Israel.

اور موسیٰ موآب کے میدانوں سے کوہِ نبو کے اوپر پسگہ کی چوٹی پر جو یریحو کے مقابل ہے چڑھ گیا اور خداوند نے جلعاد کا سارا ملک دان تک اور نفتالی کا سارا ملک۔

2اور افرائیم اور منسی کا مُلک پچھلے سمندر تک۔

3اور جنوب کا ملک اور وادی یریحو جو خرموں کا شہر ہے اُسکی وادی کا میدان ضغر تک اُسکو دکھایا۔

4اور خداوند نے اُس سے کہا یہی وہ ملک ہے جسکی باب نمبرت میں نے ابراہام اور اضحاق اور یعقوب سے قسم کھا کر کہا تھا کہ اِسے میں تمہاری نسل کو دونگا۔ سو میں نے ایسا کیا کہ تُو اِسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے پر تُو اُس پار وہاں جانے نہ پائے گا۔

5پس خداوند کے بندہ موسیٰ نے خداوند کے کہے کے موافق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی۔

6اور اُس نے اُسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل دفن کیا پر آج تک کسی آدمی کو اُسکی قبر معلوم نہیں۔

7اور موسیٰ اپنی وفات کے وقت ایک سو بیس برس کا تھا اور نہ تو اُسکی آنکھ دھندلانے پائی اور نہ اُسکی طبعی قوت کم ہوئی۔

8اور بنی اسرائیل موسیٰ کے لیے موآب کے میدانوں میں تیس دن تک روتے رہے۔ پھر موسیٰ کے لیے ماتم کرنے اور رونے پیٹنے کے دن ختم ہوئے۔

9اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی روح سے معمور تھا کیونکہ موسیٰ نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھے تھے اور بنی اسرائیل کو اُسکی بات مانتے رہے اور جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اُنہوں نے ویسا ہی کیا۔

10اور اُس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند جس نے خداوند کے روبرو باتیں کیں نہیں اُٹھا۔

11اور اُسکو خداوند نے ملک مصر میں فرعون اور اُسکے سب خادموں اور اُسکے سارے ملک کے سامنے سب نشانوں اور عجیب کاموں کے دکھانے کو بھیجا تھا۔

12یوں موسیٰ نے سب اسرائیلیوں کے سامنے زور آور ہاتھ اور بڑی ہیبت کے کام کر دکھائے۔[17] ("استثنا34-انجیل مقدس-پرانے عہد نامہ" د.ت)

تورات کا مصنف:

مسلمانوں کا عقیدہ تورات کے بارے میں بڑا واضح ہے کہ تورات اللہ کی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی، جو کہ حکمت اور نور کے ساتھ بھری ہوئی تھی۔﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ﴾[18] المائدۃ

لیکن اگر بات موجود تورات کی کیجائے تو اس کے بارے میں کلامِ پاک میں ارشاد ہے:۔

﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [19] البقرۃ

یہودی اور عیسائی موجودہ بائبل کی پہلی پانچ کتابوں کو وہی تورات تسلیم کرتے ہیں جو حضرت موسی علیہ السلام کو طور سیناء پر عطا ہوئیں۔ اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت مسلم عقیدے کے برخلاف یہ بھی ضروری ہے کہ یہودیوں کے عقیدے میں یہ کتابیں حضرت موسیٰ کو

نوشتہ شکل میں نہیں ملیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں املاء کروایا اور حضرت موسیٰ نے خود تحریر کیں۔ لیکن ایک عام قاری بخوبی اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ موجودہ تورات اصل تورات نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ اگر تسلیم کیا جائے تو تورات کی حکایت ہے جو کوئی شخص اپنے لفظوں اور اپنے حافظے کے مطابق سنا رہا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر موجودہ پانچوں کتابیں مسمی بتورات اگر خداوند کی وحی ہوں تو موسیٰ کو اے موسیٰ سے مخاطب کیا جانا چاہئیے۔ جو کہ کہیں بھی مذکور نہیں ہے۔ اور اگر یہ تورات موسیٰ کی نوشتہ ہوتیں تو اس میں متکلم کے صیغوں میں اس طرح بیان ہونا چاہئیے تھا کہ مجھے اللہ نے یہ حکم دیا یا میں بنی اسرائیل کو لیکر فلاں جگہ گیا حالانکہ ایسا بھی موجود نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بہت سے یہودیوں کی رائے میں بھی تورات اضافہ شدہ ہے مثلاً اگر گائیڈ ٹو ٹیکسٹ کو ہی دیکھیں تو ان کا موقف تورات کے بارے میں یوں درج ہے:

"This view holds that all of the Torah up until Revelation at Mount Sinai (i.e. until the middle of Shemot) was written down by Moses. There is a debate about when Moses wrote the rest of the Torah. The issue is that if Moses wrote it all down whilst on Mount Sinai he would have known what would happen next! Some think that Moses wrote the rest of the Torah as it happened, in stages; some believe that Moses did write it all on Mount Sinai. All agree that it had all been written just after the death of Moses. Joshua is thought by some to have written the last few verses of the Torah dealing with Moses' death" [20](WUJS و The World Union of Jewish Students 2001)

ترجمہ: "یہ نظریہ یہ ہے کہ تمام تورات آخر تک حضرت موسیٰؑ پر طور سیناء پر وحی ہوئی (مثال کے طور پر خروج کے نصف تک) جو حضرت موسیٰ نے لکھی۔ یہاں ایک بحث یہ ہے کہ باقی تورات موسیٰؑ نے کب لکھی؟ مسئلہ یہ ہے کہ اگر موسیٰؑ نے یہ ساری تورات طور سیناء پر لکھی ہے تو حضرت موسیٰؑ کو کیسے پتہ چلا کہ بعد میں کیا ہو گا۔ اس بارے میں بعض کا خیال ہے کہ موسیٰؑ نے ساری طور سیناء پر ہی لکھ لی تھی۔ البتہ اس پر سب متفق ہیں کہ یہ حضرت موسیٰؑ کے مرتے ہی لکھ دی گئی تھی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تورات کی آخری چند آیتیں حضرت یوشعؑ نے لکھیں جن میں حضرت موسیٰؑ کی وفات کا تذکرہ ہے۔"

حضرت موسیٰ کے وفات کے بعد کے حالات کی آخری آیات جو ہم نے بھی اوپر نقل کی ہیں خاص طور پر تمام لوگوں کو اس کی صحت کے بارے میں شک میں ڈالتی ہیں۔ اس کا جواب دینے کی بھی بعض ربیوں نے کوشش کی ہے۔

As for the actual verses, the Torah was dictated from God to Moses, letter for letter. From there, the Midrash (Devarim Rabba 9:4) tells us that before his death, Moses wrote 13 scrolls. Twelve of these were distributed to each of the Twelve Tribes. The thirteenth was placed in the Ark of the Covenant (with the stone Tablets). If anyone would come and attempt to rewrite or falsify the Torah, the one in the Ark would "testify" against him. As for the final 8 verses of Deuteronomy, the Talmud has two opinions: 1) Moshe wrote it himself, simply following God's instruction to write about his death, or 2) The final 8 verses were written by Joshua. (sources: Talmud – Menachot 30a, Gittin 60a)[21](Tzvi 2011)

جہاں تک اصل آیات کا تعلق ہے، تورات خدا کی طرف سے موسیٰ کو لکھوائی گئی تھی، حرف بہ حرف۔ وہاں سے، مدراش (دیوارم ربا 9:4) ہمیں بتاتا ہے کہ اپنی موت سے پہلے، موسیٰ نے 13 اسکرول لکھے۔ ان میں سے بارہ بارہ قبائل میں سے ہر ایک میں تقسیم کیے گئے۔ تیرھویں کو عہد کے صندوق میں (پتھر کی تختیوں کے ساتھ) رکھا گیا تھا۔ اگر کوئی آئے اور تورات کو دوبارہ لکھنے یا جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرے تو صندوق میں موجود اسکرول اس کے خلاف "گواہی" دے گا۔ جہاں تک Deuteronomy کی آخری 8 آیات کا تعلق ہے، Talmud کی دو آراء ہیں: 1) موسیٰ نے اسے بھی خود لکھا ہے، اور یہ اپنی موت کے بارے میں لکھنے کے لیے خدا کی ہدایت پر عمل کیا ہے۔، یا 2) آخری 8 آیات یشوع نے لکھی ہیں۔

یہاں بائبل کے ایک پروفیسر کورنڈا اسکم کا آرٹیکل who wrote the Torah کا حوالہ دینا اہم ہو گا۔ اس میں پروفیسر نے بڑے واضح نکات کی شکل میں کچھ باتوں کو واضح کیا ہے۔ پہلے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مصنف کہتے ہیں:

The most precise answer to this question still is: We don't know. [22]("Who Wrote the Torah? - Ideas | Institute for Advanced Study" 2018)

یعنی سب سے قیمتی جواب آج بھی اس سوال کا یہی ہے کہ ہمیں معلوم نہیں۔ (کہ تورات کا مصنف کون ہے؟)

پروفیسر کے بقول تورات کی صرف کچھ آیات ہیں جن کی موسیٰ کی نسبت بظاہر درست معلوم ہوتی ہے۔ وہ آیات درجِ ذیل ہیں:

Exodus 17:14 (Battle against Amalek); 24:4 (Covenant Code); 34:28 (Ten Commandments); Numbers 33:2 (Wandering Stations); Deuteronomy 31:9 (Deuteronomic Law); and 31:22 (Song of Moses).

پروفیسر کے بقول تورات کو پرکھنے کے لئے ہمارے پاس دو طرح کے ثبوت ہو سکتے ہیں نمبر ا۔ متن کے حوالے سے۔ نمبر ۲۔ اس زمانے کے حوالے سے۔ پروفیسر جن باتوں کی نشاندہی کرتا ہے وہ حسبِ ذیل ہیں۔ ہمارے پاس قدیم ترین مکمل نسخہ عبرانی بائبل کو ایک ہزار عیسوی کا ہے۔ جو کم از کم ۲۵۰۰ سال پرانی باتیں بیان کرتا ہے۔ اگرچہ ایک قدیم یونانی ترجمہ موجود ہے جو کہ تقریباً چوتھی صدی میں لکھا گیا ہے۔ مگر اس کا عبرانی بائبل سے کچھ جگہوں پر اختلاف ہے۔ اس کے علاوہ کچھ پرانے ٹکڑے اسکرولز کے بھی دریافت ہوئے ہیں مگر زیادہ سے زیادہ سوق م تک کے اسکرولز پائے گئے ہیں۔ نیز بظاہر زمانہ قدیم میں بہت تھوڑے لوگ پڑھے لکھے ہوتے تھے مکابی ۲؛۱۳۔۱۵ کے حوالے سے پروفیسر کا دعویٰ ہے کہ دو صدی ق م میں مکابیوں کی ایک اچھی سوسائٹی ہونے کے باوجود ان کے پاس تورات کا ایک بھی نسخہ موجود نہیں تھا۔ اور اگر زمانے کے حوالے سے بات کریں تو تورات کے لکھنے کا انداز کسی ایک زمانے کا محسوس نہیں ہوتا بلکہ اس میں مختلف زمانوں کے کلچر کی جھلک آتی ہے۔ [23]("Who Wrote the Torah? - Ideas | Institute for Advanced Study" 2018)

ایک اور یہودی ویب سائٹ میں تورات کے تعارف کے دوران بتایا گیا کہ یہ کسی ایک مصنف کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔

It is believed traditionally to have been given by God to Moses on Mount Sinai. Modern scholarship maintains that it was written by various authors throughout several centuries, probably from the ninth century BCE onward.[24]("TORAH INTRODUCTION" د.ت)

ترجمہ: روایتی طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ حضرت موسیٰ کو کوہ سینا پر دی گئی۔ جدید اسکالرز کے بقول یہ کئی مصنفوں کی کئی صدیوں کے دوران لکھی ہوئی کتاب ہے۔ غالبا نویں صدی قبل مسیح سے لیکر بعد تک۔

اگر ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تورات کے مصنف کی بات کی جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ موجودہ تورات کا مصنف حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں۔ اگر ہم قرآنی وحی میں بیان کی گئی حقیقتیں سامنے رکھیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ عمومی طور پر یہودیوں کا مجمع ان پڑھ تھا اور وہ اپنے علماء پر اندھا یقین کرتے تھے۔

﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴾[25] البقرة

اور ان میں سے ان پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے سوائے تمناؤں کے اور وہ صرف گمان کرتے ہیں

صرف احبار اور رہبان پڑھے لکھے ہوتے تھے اور وہ احبار کی باتیں مانتے تھے۔ اور وہ احبار اپنی مرضی کی بات لکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ جیسا کہ سورہ بقرہ میں ہے:۔

﴿يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ﴾ [26] البقرة

کہ وہ کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے۔

اگر اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے تورات کا دوبارہ مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ کہانت اور دینی امامت بنی لاوی کے حوالے کر دی گئی تھی تو انہوں نے ہر جگہ اپنے لئے پروٹوکول داخل کیا ہے۔ بنی اسرائیل اگر کہیں پر رہیں کوئی بھی جگہ حاصل کریں بنی لاوی کے لئے بغیر کچھ کئے رہائش، کھانے پینے اور پروٹوکول کا انتظام کرنا لازم ہے۔

اسی نظر سے اگر دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بنی لاوی یا احبار اس قدر خود پسند ہیں کہ انہوں نے حضرت موسیٰ کا مسلمہ معجزہ لاٹھی سے سانپ بننا بھی حضرت موسیٰ کے پاس نہیں رہنے دیا بلکہ لے کر اپنے ابا حضرت ہارون کے حوالے کر دیا۔ ان کے بس میں نہیں تھا ورنہ وہ تورات بھی حضرت ہارون پر نازل کرواتے۔ جب یہ اپنے سگے چچا حضرت موسیٰ کا معجزہ اور فضیلت ماننے کے لئے تیار نہیں تو بھلا پچھلے حساب میں حضرت اسماعیل اور ان کی اولاد کی فضیلتیں کہاں تسلیم کریں گے۔ قرآن کریم کی آیات کا تبصرہ پڑھیں جو بالکل بر محل ہے۔

التوبۃ[27] ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ﴾

اے ایمان والو بیشک بہت سے احبار اور رہبان لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔

تورات کے اسکرول کی تصویر[28] (WUJS) و(The world union of Jewish students 2001

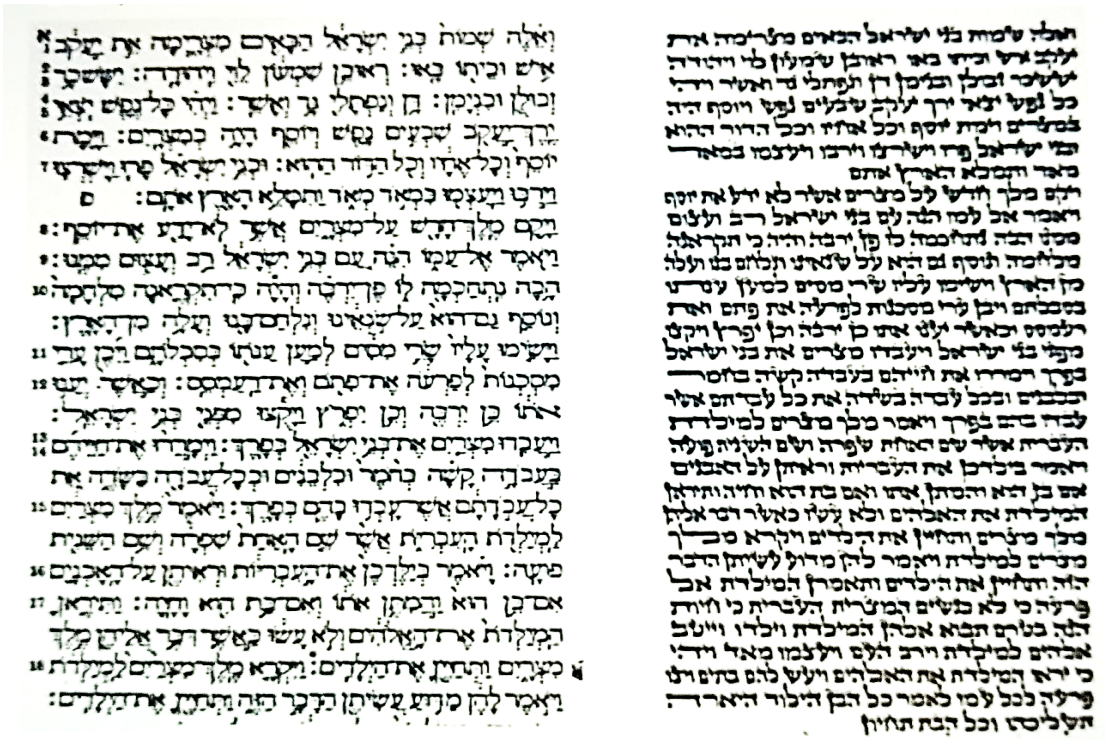

ورلڈ یونین آف جیوش اسٹوڈنٹس کے گائیڈ سے ہمیں تورات کے اصل اسکرول اور آج کے دور میں تناخ میں شائع ہونے والی تورات کے اسکرول کی موازی تصویر مل گئی جو ہم نے افادۂ عام کے لئے پیش کر دی ہے تورات کے اصل اسکرول میں باب آیت وغیرہ کی تقسیم نہیں ہوتی تھی جیسا کہ عیسائی بائبل میں آج کل عام ہے مثلاً: پیدائش ۱۲:۳ وغیرہ۔ لیکن موجودہ دور میں یہودی بائبل یا عبرانی بائبل میں بھی یہ نشانات استعمال ہونے لگ گئے ہیں

تورات کی زبان:

تورات کی اصل زبان کیا ہے؟ یعنی کہ تورات حضرتِ موسیٰ پر کس زبان میں نازل ہوئی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب آسان نہیں ہے۔ تورات کی زبان کے بارے میں عمومی خیال یہی کیا جاتا ہے کہ یہ عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ مگر تحقیق حال کا جواب کچھ مختلف ہے۔ اس سلسلے میں یونیورسل ٹرانسلیشن سروس پر چھپنے والے ایک مضمون کے مطابق موجودہ تورات کے ملنے والے اسکرولز آرامی زبان میں لکھے گئے تھے جس میں کچھ جملے عبرانی کے بھی ملتے ہیں بنیادی طور پر موجودہ تورات بابل کی اسیری کے دور میں لکھی گئی اور وہاں رائج زبان چونکہ آرامی تھی اس لئے آرامی میں لکھ دی گئی جس کا بعد میں عبرانی ترجمہ ہوا۔ یہاں ایک سوال یہ بھی ڈسکس ہوا ہے کہ آیا تورات اصل میں عربی زبان میں تو نہیں تھی؟ اس آرٹیکل کے کچھ حصے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:۔

No one knows for sure what language the Torah was originally written in. Some say it was Hebrew, while others believe it was a form of Aramaic. The text is written in the form of code, which makes it difficult to decipher. Many scholars have studied the Torah, but its origins remain a mystery. There are many theories about how old the Torah might be, but no one can know for sure how long ago it was written or by whom. One theory is that Moses wrote the Torah after God gave him instructions on Mount Sinai. But another theory says that Ezra the Scribe wrote it down sometime after 600 BCE when Jews were living in Babylonian exile. It may also have been written later on during the Second Temple period, around 200 BCE-200 CE. Though it is commonly thought that the Torah, or Jewish holy book, is written in Hebrew, this is not actually the case. The text was written in the form of Aramaic, which was the common language of the Persian empire during the seventh century BCE.

However, there are also elements of the text that were written in Hebrew, as well as other Semitic languages. What makes these texts more confusing to decode are their date ranges. The oldest texts were composed between the 10th and 5th century to 8th centuries BCE, while others were written as late as 2nd century CE.

Additionally, some portions of the text came from oral traditions that date back as far as 1400 BCE but not in the 2nd century. These factors make it difficult for scholars to determine what is authentic and what has been modified over time.

Not Hebrew, nor Aramaic – It's Paleo-Hebrew

What language is the Torah written in? Many people believe it is the Hebrew alphabet, but it is actually Paleo-Hebrew – a more ancient form of the language. The first five books of the Bible were written in this language in the 7th century BCE.

However, by the 4th century BCE, Aramaic had become the dominant language spoken by the Jewish people. Thus, many of the later books of the Bible were written in Aramaic. The text of the Torah has been copied by hand over and over again for thousands of years.[29](Services 2022)

کوئی بھی یقینی طور پر نہیں جانتا کہ تورات اصل میں کس زبان میں لکھی گئی تھی۔ کچھ کہتے ہیں کہ یہ عبرانی تھی، جب کہ دوسروں کا خیال ہے کہ یہ آرامی کی ایک شکل تھی۔ متن کوڈ کی شکل میں لکھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اسے سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ بہت سے علماء نے تورات کا مطالعہ کیا ہے، لیکن اس کی ابتدا ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔ تورات کتنی پرانی ہو سکتی ہے اس کے بارے میں بہت سے نظریات ہیں، لیکن کوئی بھی یقینی طور پر یہ نہیں جان سکتا کہ یہ کتنا عرصہ پہلے لکھی گئی تھی یا کس نے لکھی تھی۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ موسیٰ نے تورات اس وقت لکھی جب خدا نے انہیں کوہ سینا پر ہدایات دیں۔ لیکن ایک اور نظریہ کہتا ہے کہ عزرا نے اسے 600 قبل مسیح کے کچھ عرصے بعد لکھا، جب یہودی بابل کی جلاوطنی میں رہ رہے تھے۔ یہ بھی بعد میں دوسرے ہیکل کے دور میں، تقریباً 200 قبل مسیح-200 عیسوی کے دوران لکھا گیا ہو گا۔ اگرچہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تورات، یا یہودیوں کی مقدس کتاب عبرانی زبان میں لکھی گئی ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ متن آرامی کی شکل میں لکھا گیا تھا، جو ساتویں صدی قبل مسیح میں فارسی سلطنت کی عام زبان تھی۔ تاہم، متن کے ایسے عناصر

بھی ہیں جو عبرانی کے ساتھ ساتھ دیگر سامی زبانوں میں بھی لکھے گئے تھے۔ جو چیز ان نصوص کو ڈی کوڈ کرنے میں زیادہ الجھا دیتی ہے وہ ان کی تاریخ کی حدود ہیں۔ قدیم ترین تحریریں 10 ویں اور 5 ویں صدی سے 8 ویں صدی قبل مسیح کے درمیان لکھی گئی تھیں، جبکہ دیگر دوسری صدی عیسوی کے آخر میں لکھی گئی تھیں۔

مزید برآں، متن کے کچھ حصے زبانی روایات سے آئے ہیں جو کہ 1400 قبل مسیح میں ہیں لیکن دوسری صدی میں نہیں۔ ان عوامل کی وجہ سے علماء کے لیے یہ طے کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کیا مستند ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ کیا ترمیم کی گئی ہے۔

نہ عبرانی، نہ آرامی-پیپیلیو-عبرانی ہے۔ تورات کس زبان میں لکھی گئی ہے؟ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عبرانی حروف تہجی ہے، لیکن یہ اصل میں Paleo-Hebrew ہے-زبان کی ایک قدیم شکل۔ بائبل کی پہلی پانچ کتابیں اس زبان میں ساتویں صدی قبل مسیح میں لکھی گئیں۔ تاہم، چوتھی صدی قبل مسیح تک، آرامی یہودی لوگوں کی بولی جانے والی غالب زبان بن چکی تھی۔ اس طرح، بائبل کی بعد کی بہت سی کتابیں آرامی زبان میں لکھی گئیں۔ تورات کا متن ہزاروں سالوں سے بار بار ہاتھ سے نقل کیا جاتا رہا ہے۔

اگر یہاں "گائیڈ ٹو ٹیکسٹ" کا نقطۂ نظر دیکھیں تو ان کے بقول تورات عبرانی زبان میں ہی لکھی گئی ہے۔ البتہ بابلی عبرانی بہت قدیم زبان ہے۔ اس کے برعکس مشنا کی زبان اس سے مختلف ہے۔ یہ فرق ایسا ہی ہے جیسا شیکسپیئر کی انگلش اور جدید انگلش میں ہے۔ بہر حال جدید عبرانی جاننے والا تورات کی عبرانی پڑھ سکتا ہے جیسے جدید انگلش بولنے والا شیکسپیئر کو سمجھ لیتا ہے۔[30] (WUJS و The world union of Jewish students 2001)

تورات کا استعمال:

تورات کی سینیگاگ میں قراءت تین مختلف دنوں میں ہوتی ہے۔ تورات کو کل چون حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے ہر حصہ کو سدر کہا جاتا ہے ہر ہفتے میں ایک سدر لازمی پڑھی جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک ہفتے میں دو سدر بھی پڑھی جاتی ہیں۔ تاکہ سال میں کم از کم ایک دفعہ مکمل تورات پڑھی جا سکے۔ اس تلاوت کی ابتداء شروع سال سے ہوتی ہے اور آخر تک یہ مکمل کر لی جاتی ہے۔

The reading begins on Genesis 1, on the first Saturday which follows the Jewish High Holidays, and in the course of one year, the whole Torah is read. Every Jewish Synagogue has at least one Torah Scroll, which is housed in a special sacred cabinet called the Ark. The ark is veiled by an embroidered curtain called Parochet or is closed off by doors.[31]

پڑھنے کی ابتداء کتاب پیدائش سے ہوتی ہے پہلے ہفتے والے دن سے جو کہ بڑی چھٹیوں کے بعد آتا ہے۔ اور ایک سال کے عرصہ میں ساری تورات مکمل کر لی جاتی ہے۔ ہر یہودی سینیگاگ میں کم از کم ایک تورات کا اسکرول ضرور موجود ہوتا ہے جو کہ ایک مقدس الماری میں رکھا جاتا ہے جسے آرک کہا جاتا ہے۔ اس الماری کو ایک خاص پردہ سے ڈھکا جاتا ہے جسے پارچہ کہتے ہیں یا اس الماری کو دروازے لگا کر بند کر دیا جاتا ہے

پھر ہر سدر کو بھی کم از کم سات حصوں میں یا اس سے زیادہ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جو کہ الیات کہلاتا ہے۔ اور ہر حصہ پڑھنے کے لئے الگ آدمی کو منتخب کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ تورات پڑھ سکیں۔ البتہ تہواروں پر مخصوص مقامات سے موقع کی مناسبت سے تلاوت کی جاتی ہے۔ تورات یہودی معاشرے میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اسکی ایک طرف تو اسکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ دوسری طرف اسے یہودی گھروں میں باقاعدگی سے پڑھنے کا رواج بھی دیا گیا ہے۔ مذہبی اور باعمل کہلانے والے یہودی ہر فارغ وقت میں اس کو بطور عادت پڑھتے ہیں۔ گائیڈ ٹو ٹیکسٹ کی عبارت نوٹ فرمائیں۔ WUJS)[32] و(The world union of Jewish students 2001

"The Torah is read in public on three different days of each week. It is read on Shabbat morning and afternoon (at the shacharit and Minchah Services). Monday morning (at the Shacharit service) and on Thursday morning (again at Shacharit). Thus, there is never a gap of more than three days between public readings of the Torah. The sage divided the Torah into 54 portions to allow for completion in an annual public reading. These portions are called sidrot. Each week, a different sidra is read in the synagogue. (Because there are 54 sidrot, some weeks two sidrot are read.) On festivals, two special selections from the Torah relevant to that day are read. The word Parasha is often used to mean sedra, but this is a misnomer. Technically a parasha is a paragraph marked by an indent on a midline blank space in the Torah scroll. Parashot can be as short as a sentence and as long as an entire sidra. Each sidra is divided into seven aliyout (points at which someone from the congregation makes a blessing on the Torah, commonly known as "call Ups"). These aliyot are decided by convention, based on natural spaces in the text. These can be seen in the Torah itself, although they are also made concerning the content of the passages. On Saturday afternoon, Monday, and Thursday, the first Aliyah (call up or division of the sidra) for the following Shabbat is read- but their people are given the honor of reading it. The first Aliyah is there for subdivided into smaller units for use on three days of the week(these smaller units are still called aliyot though!) Four people are called to the Torah on Rosh Chodesh (the new month), five – for major festivals (Pesach, Shavuot, succot, Rosh Hashanah) and six are called to the Torah on Yom Kippur. On Shabbat, at least seven people are called to the Torah. It is possible to divide the Torah reading into more parts to let more people share in the honor of being called to read it, but whatever happens, the entire Parasha must be read on Shabbat morning. The Torah is studied extensively and is the basis for all Jewish learning. That is why the Torah is read in public to make sure that Jews are learning it. Torah is taught in Jewish schools and synagogues. There is a custom of reading one division of the sidra each day of the week so that each week the entire sidra is learned. There are several different ways to learn the Parashot HaShavua (which literally means the week sidra)- by classes or reading. Study of Torah at home, on the way to work, and during leisure time. Is part of the lifestyle of many Jews. The Torah is one of the most extensively studied Jewish texts."

نیوئیم Nevi'm (پیغمبروں) کی کتابیں:

تناخ کا دوسرا حصہ عبرانی بائبل کے مطابق نبیوں کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ بڑی حیران کن بات یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی طرف منسوب کتابیں نیوئیم کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ ان کی کتابوں کو کیتوئیم میں شمار کیا جاتا ہے۔ پھر نبیوں میں بھی ان کے ہاں درجہ بندی ہے۔ یعنی کچھ اونچے نبی ہیں جبکہ ان میں سے بعض کی درجہ بندی وہ کم کرتے ہیں۔ نبیوں کے نام درجِ ذیل ہیں:

1. Yehoshua/یشوع
2. Shoftim/قضاۃ
3. Shmuel/سموئیل/شموئیل
4. Melakhim/سلاطین/ملوک
5. Yeshayahu/یسعیاہ
6. Yirmeyahu/یرمیاہ
7. Yechezqel/حزقیل/حزقی ایل
8. Hosea/ہوسیع
9. Joel/یوایل
10. Amos/عاموس
11. Obediah/عبدیاہ
12. Jonah/یوناہ
13. Micha/میکاہ
14. Nahum/ناحوم
15. Habbakkuk/حبقوق
16. Zephaniah/صفنیاہ
17. Haggai/حجی
18. Zechariah/زکریاہ
19. Malachi/ملاکی

پہلے ذکر کردہ نام ان کی فہرست میں بڑے نبی شمار ہوتے ہیں یعنی حزقی ایل تک بڑے انبیاء شمار ہوتے ہیں جبکہ اس کے بعد ذکر کردہ ۱۲ انبیاء کو تاہ درجے میں شمار کئے جاتے ہیں۔ WUJS)و(The world union of Jewish students 2001[33] نیوئیم تناخ/ عبرانی بائبل کا دوسرا حصہ شمار ہوتا ہے۔

Historically, Nevi'im begins with the conquest of Eretz Yisrael under the leadership of Joshua, Moses' successor (c. 1200 BCE) and concludes with the prophecies of Malachi to those rebuilding the Temple after their return from Babylonia (c. 515 BCE). Jewish convention divides the books into Nevi'im Rishonim, "Former Prophets,"and Nevi'im Aharonim, "Latter Prophets." Nevi'im Rishonim consists of prose works built around a historical narrative–Joshua, Judges, Samuel, and Kings. Nevi'im Aharonim encompasses the "literary prophets," such as Amos, Isaiah, and Jeremiah.[34]("Prophets (Nevi'im)" د.ت)

تاریخی طور پر، نیوئیم کا آغاز موسیٰ کے جانشین یشوع(c. 1200 BCE) کی قیادت میں "ارض اسرائیل" کی فتح سے ہوتا ہے اور بابل سے واپسی کے بعد ہیکل کو دوبارہ تعمیر کرنے والوں کے لیے ملاکی کی پیشین گوئیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے(c. 515 BCE). یہودی کنونشن نے کتابوں کو Nevi'im Rishonim، "سابقہ انبیاء،" اور Nevi'im Aharonim، "بعد کے انبیاء" میں تقسیم کیا ہے۔Nevi'im Rishonim تاریخی کہانی کو نثری انداز میں بیان کرتے ہیں جیسا کہ یشوع، قضاۃ، سیموئیل اور سلاطین، کی کتابیں ہیں۔ Nevi'im Aharonim "ادبی پیغمبر" جیسے کہ آموس، یسعیاہ اور یرمیاہ وغیرہ (گویا کہ ان کی کتابیں شاعرانہ انداز میں ہیں)۔

عمومی طور پر نیوئیم کتابی شکل میں پائے جاتے ہیں البتہ یسعیاہ کا سکرول بحر مردار کے پاس سے ملا تو وہ تورات کی طرح آیت باب کے نشانات کے بغیر پایا گیا۔[35] نیوئیم میں استعمال ہونے والی زبان بھی بابلی عبرانی ہے ۔ نیوئیم کا ایک حصہ بھی تورات کی سدر کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

کیتوئیم Ketuvim کا تعارف:

درجِ ذیل بقیہ کتابیں عبرانی بائبل کی کیتوئیم یا کاتبین کی تصنیف کردہ شمار کی جاتی ہیں۔

1. Tehilim/زبور
2. Mishle/امثال
3. Iyou/ایوب
4. Shir HaShirim/غزل الغزلات
5. Rut/روت
6. Ekha/نوحہ
7. Kohelet/واعظ

8. Esther/آستر
9. Daniel/دانی ایل
10. Ezra-Nechemiah/عزرا۔نحمیاہ
11. Divrei Hayamim/تواریخ

کیتوئیم کی پانچ کتابیں غزل الغزلات روت، نوحہ، واعظ، اور آستر Hamesh Megillot یعنی پانچ اسکرول کہلاتے ہیں۔ گرچہ ان پانچ کا نام ہی اسکرول ہے مگر کیتوئیم کا کوئی جزو بھی اسکرول کی شکل میں پرنٹ نہیں ہوتا بلکہ تناخ یا عبرانی بائبل کے حصے کے طور پر یہ تمام کتابی شکل کے آخر میں میں موجود ہیں۔ ان کے پڑھنے کی ترتیب تورات کی طرح نہیں بلکہ انہیں مخصوص مواقع پر پڑھا جاتا ہے۔[36] (WUJS و The world union of Jewish students 2001)

Most of the individual books in Ketuvim were written or at least put in final form in Judea during the period of Persian and Hellenistic rule, from the fifth through the second centuries BCE. The Temple in Jerusalem, destroyed in the Babylonian conquest of 586, had been rebuilt around 515. The text of the Torah was standardized not long after, but there was no more prophecy after Malachi. Clues of language, literary style, and content have led scholars to see most of Ketuvim as "Second Temple" works.[37] ("Ketuvim (Writings)" د.ت)

Ketuvim میں زیادہ تر انفرادی کتابیں پانچویں سے دوسری صدی قبل مسیح تک فارسی اور Hellenistic حکمرانی کے دوران یہودیہ میں لکھی گئیں یا کم از کم حتمی شکل میں رکھی گئیں۔ یروشلم میں ہیکل، 586 میں بابل کی فتح میں تباہ ہو گیا تھا، 515 کے آس پاس دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا۔ تورات کے متن کو کچھ عرصہ بعد معیاری بنایا گیا تھا، لیکن ملاکی کے بعد مزید کوئی پیشین گوئی نہیں ہوئی۔ زبان، ادبی اسلوب، اور مواد کے اشارے نے اسکالرز کو کیتوم کے زیادہ تر حصے کو "دوسرے ہیکل" کے دور کی تصنیف سمجھتے ہیں۔

مشنا کے لغوی معنی: مشنا کا لفظ ارامی یا عبرانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کے معنی پڑھنا یا تکرار ہے۔[38] (سید منصور ۲۰۰۸)

مشنا کے اصطلاحی معنی: یہودیوں کے بقول مشنا زبانی احکام کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کے ساتھ ہی طور سیناء پر نازل ہوا، ابتدا میں اس کا لکھنا ممنوع تھا مگر بعد میں یہوداہناسی نے بالآخر اس کو قلمبند کیا۔ مشنا کو یہودی علماء کے طبقہ تنائیم کا مشترکہ اور آخری کام بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہ تالمود کا متن کہلاتی ہے۔[39] (الیھود 2011)

مشنا کو یہودی لٹریچر میں تناخ کے بعد دوسرا مقام حاصل ہے کیونکہ تناخ/عبرانی بائبل (تورات، نبوات اور کتابات) مکتوبہ شریعت ہیں، اور مشنا زبانی شریعت ہے۔[40] مشنا کو زبانی تورات یا شبعل بیہ کی تورات بھی کہتے ہیں۔ بہر حال شریعت مکتوبہ (تورات) تورات شخناف کہلاتی ہے۔ مشنا کو یہودی ربیوں نے ضائع ہونے کے خوف سے لکھا۔[41] (الیھود 2011)

مشنا کی زبان:

مشنا کی بولی تناخ کے بر خلاف ایسی عبرانی ہے جس میں آرامی کے علاوہ یونانی اور لاطینی کلمات بھی شامل ہیں اس زبان کا نام مشنا کی عبرانی رکھا جاتا ہے۔[42](ظاظا۱۹۷۱)

مشنا کی اقسام اور موضوعات

یہوداہنا سی نے مشنا کو چھ حصوں میں تقسیم کیا۔ انہیں بھی سیداریم Sedarim کہتے ہیں۔ سیداریم کو مباحث میں تقسیم کیا جاتا ہے جنہیں مسیخوت کہا جاتا ہے۔ پھر ہر مبحث کو براقیم یا فصلوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور ان براقیم کو سعافیم میں تقسیم کرتے ہیں جسے ہم اپنی سہولت کے لئے بند، پیرا یا آیت کہہ سکتے ہیں۔ پھر ہر پیرے کے ہر جملے کو مشنایوت کہا جاتا ہے۔ چھ حصوں کو مختصر شاس کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک اور اختصاری عبرانی نام zmnnkt بھی ہے جس میں تمام چھ اقسام کے پہلے لفظوں کو لیکر نام بنایا گیا ہے۔ مثلاً پہلی قسم زراعت یا بیجوں سے، دوسری قسم عیدوں یا تہواروں سے، تیسری قسم نساء یا خواتین سے، اور چوتھی قسم اضرار سے، پانچویں قسم مقدسات سے، اور چھٹی قسم طہارات سے متعلق ہے.

1. Zeraim زیراعیم۔ بیج۔ یہ قسم گیارہ ابواب پر مشتمل ہے وہ بالترتیب یہ ہیں: البرکات، الرکن، آمدن میں سے جس کے عشر نکالنے میں شک ہو، مخلوط، ساتواں سال، پیشگیاں، عشر، دوسرا عشر، گندھا ہوا آٹا، غرلہ، اور باکرہ[43](سید منصور۲۰۰۸)

2. Moed موئید۔ خاص ایام۔ یہ احکام بارہ ابواب میں بیان کئے گئے ہیں جو یہ ہیں، سبت، حدود کا ایک دوسرے میں تداخل، عید الفصح، شواقل، الیوم، المظلہ، البیضہ، سال کی ابتداء، روزہ، لپیٹا، چھوٹی عید، موسمی اجتماعات اور حج۔[44](سید منصور۲۰۰۸)

3. Nashim نشیم۔ عورت۔ یہ قسم سات ابواب پر مشتمل ہے جو یہ ہیں: یفاموت۔ ارامل(یعنی جن کا شوہر مر جائے)، کتوفوت۔ عقد نکاح، نذر، نذر ماننے والا، خائنہ عورت۔ شوہر بیوی پر شک کرے، طلاق، نکاح کا خطبہ[45](سید منصور۲۰۰۸)

4. Nezikin نیزیکین۔ نقصانات۔ یہ کل دس ابواب ہوئے۔ الباب الاول، الباب الاوسط، الباب الاخیر، مجلس القضاء الاعلی، کوڑے، قسم، گواہی، بتوں کی عبادت، آباءواجداد، معاہدے۔[46](سید منصور۲۰۰۸)

5. Kedoshim کوداشیم۔ مقدس چیزیں۔ اس قسم میں گیارہ ابواب ہیں: ذبیحہ، آٹا پیش کرنا، دنیوی ذبیحہ، باکرہ، شرائط، عوض، کاٹنا، گناہ، ہمیشگی، پیمانے، پرندوں کے گھونسلے۔[47](سید منصور۲۰۰۸)

6. Taharot توھاروث۔ طہارت۔ یہ احکام بارہ ابواب پر مشتمل ہیں: برتن، خیمے، برص، گائے، طہارت، کنوئیں، حیض، دینی تیاری، سیلاب، دن میں نجس، ہاتھ، پھلوں کے بقایاجات،[48](سید منصور۲۰۰۸)

لفظ تالمود کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ

تالمود کا لفظ لمد سے ماخوذ ہے جو تعلیم کے معنی میں مستعمل ہے۔

اصطلاح میں تالمود کی تعریف کی جاتی ہے کہ:

"یہ شریعت کے احکام اور قوانین کا مجموعہ ہے ایک یہودی کے معاملات اور اخلاقیات کے متعلق۔ تالمود دو چیزوں کا مجموعہ ہے، مشنا اور جمارا"[49] (الیھود 2011)

تالمود بابلی اور یروشلمی:

جیسا کہ تعریف سے معلوم ہو گیا کہ تالمود مشنا اور جمارا کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ مگر تالمود دو ہیں ایک بابلی اور دوسری یروشلم کی۔ یروشلم والی قدیم اور مختصر ہے جبکہ بابلی بعد میں اسارت بابل کے دور میں لکھی گئی اور خاصی طویل ہے۔

جمارا:

جمارا کے معنیٰ تکملہ یا تکمیل کے لئے جاتے ہیں۔ یہ یہوداہناسی کے لکھے متن مشنا کی تشریح ہے جو کئی صدیوں پر محیط ہے اور اس میں آج بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ بنیادی طور پر تالمود بابلی میں شامل جمارہ نامی شروحات عراق میں تین مقامات پر لکھی گئیں۔ نہردعہ، شہر سورہ، اور شہر عانہ۔ اور یروشلمی تالمود کا جمارا فلسطین میں تین جگہوں پر لکھی گئیں۔ طبریہ، قیساریہ، اور صفوریہ۔[50] (الیھود 2011)

جمارا کے مدون کرنے والے اساتذہ کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔:

۱۔ تنائیم (۷۰۔ ۲۰۰ء) کا زمانہ: یہوداہناسی اور اس کے شاگرد۔ ۲۔ امورائیم (۲۰۰۔ ۵۰۰ء کے دوران) کا زمانہ ۳۔ سبورائیم مفکرین کا زمانہ۔ ۴۔ غاؤونیم روحانی مشہور علماء کا زمانہ (۵۸۹۔ ۱۰۳۰ء)۔ ۵۔ فتاوی اور دینی مجامع اور فقہی تدوینات کا دور (۱۰۴۰۔ ۱۱۰۵ء) فرانس میں تالمودی مدرسہ کا رئیس رشی۔ اور اس کے بعد اس کا شاگرد سلمون بن اسحاق (۱۰۴۰۔ ۱۱۰۵ء) اور فاسی، اور اسحاق بن یعقوب (۱۰۳۰۔ ۱۱۰۳)، موسی بن میمون (۱۱۳۵۔ ۱۲۰۴) اور یوسف کارو جس نے مدونہ فکریہ جامعہ لکھی جو کہ یہودی میں مقبول ہے اور اس کی اشاعت ۱۵۶۵ء میں ہوئی۔[51] (کوھن ۲۰۰۵)

موجودازمانے میں استعمال کی جانے والی تالمود کے ایک صفحے کے تقریبا ۱۲ حصے ہوتے ہیں جن میں تناخ اور مشنا کے حوالے کے علاوہ جمارا کے نام پر تقریبا دس کام مذکور ہوتے ہیں۔ جمارا میں مستعمل مختلف حصوں اور یہودی لٹریچر کے عنوانوں کا مختصر تذکرہ پیش ہے۔

Midrash/ تناخ کی شروحات

تناخ کے مختلف ترجموں اور تشریحات کا نام جس میں کئی کتابیں شامل اس لسٹ کے کچھ نام یہ ہیں۔، مخیلتا، ربی شیمون، مخیلتا، ربی یشمیل۔ مدراش تنائیم بر استثناء، مدراش تقریبا دس الگ لوگوں کی طرف منسوب سفر اء چار الگ نسبتوں کے ساتھ۔ سفری۔ برایتا،

مخیلتا:

یہ آرامی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسوٹی یا ناپ یا برتن کے ہیں۔ یہ نو ابواب پر مشتمل ہے جس میں کتاب مقدس میں موجود خروج کی نص پر تبصرہ ہے۔

سفراء:

یہ نص کاہنوں کی تورات بھی کہلاتی ہے۔اس کا تالمود میں کثرت سے ذکر آتا ہے۔یہ ربی یہودا ابن ایلای کی طرف منسوب ہے جو کہ ربی عقیبا کا شاگرد تھا لیکن اس میں زمانہ گزرنے کے ساتھ دوسرے علماء نے اضافے کئے۔

سفری:

یہ فقہی کتاب ہے جس میں تورات میں سے کتاب گنتی کے پانچویں باب سے اور کتاب استثناء کی مکمل تشریح ہے۔قسم الاول سے متعلق ایک سو اکسٹھ احکام کا استنباط ہے،جب کہ قسم ثانی میں تین سو ستاون احکام ہیں۔

برایتا:

اس کا مطلب خارجی کتاب ہے۔یہ بھی تالمود کے زمانے کے شرعی احکام پر مشتمل ہے مگر یہودا ھناسی نے جب ان احکام کو تالمود سے نکال دیا تو انہیں اس کتاب میں جمع کر دیا گیا۔[52]

توسفتا:Tosefta

یہ مشنا پر اضافے کا نام ہے۔یہودا ہناسی کے ہمعصر یا شاگردوں نے اضافے کئے ہیں۔بعض جگہوں پر مشنا کہ معنیٰ سمجھنے بہت مفید ہے۔

آبوت،ربی ناثان

یہ مشنا کی قسم رابع (نزیقین) کی فصل تاسع میں موجود کتاب سے مختلف ہے۔نام وہی ہے مگر اکتالیس فصلیں ہیں۔یہ ربی ناثان کی طرف منسوب ہے جو کہ مشنا کے علماء میں طبقہ رابعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

سوفریم(الکتبہ)

یہ تورات موسی اور سفر آستر کے احکامات پر مشتمل ہے جیسا کہ اس میں سفر ملاکی کے احکامات بھی موجود ہیں۔اسی طرح سبت عیدوں اور ایام صوم میں شرعی تلاوت کو ذکر کرتی ہے اس میں اکیس فصلیں ہیں،ربی آشر نے اسے تالمود سے جڑے ہوئے زمانے سے مانا ہے جو کہ علماء جاونیم کا زمانہ شمار ہوتا ہے۔

ایبل ربانی(سمحوت)

یعنی نوحے کے احکامات،اسے مختصر ایہود میں سمحوت کہہ دیا جاتا ہے۔یہ چودہ فصلوں میں جنازے کے رواج اور میت پر غم کرنے کے طریقے کو ذکر کرتی ہے۔یہ تالمود کے زمانے سے متاخر ہے۔

کلہ یعنی شادی

یہ صرف ایک فصل پر مشتمل ہے جو کہ شادی سے متعلق اخلاقیات اور قوانین بتاتی ہے۔

دیرخ ایرص (دنیا میں سلوک)

یہ گیارہ فصلوں پر مشتمل ہے پہلی حرام شادیوں کے ذکر میں ہے اور باقی فصلیں اخلاقی اور اجتماعی دینی تعلیم پر مشتمل ہیں۔

دیرخ ایرص زوطا (دنیا میں سلوک مختصر)

اس میں قواعد، اخلاق اور نصیحتیں ہیں یہ دس فصلوں پر مشتمل ہے۔

فرق ھشالوم (سلامتی)

اس میں صرف ایک فصل ہے جو کہ زندگی میں سلامتی کی اہمیت بتاتی ہے۔

سابقہ سات فصلوں کے علاوہ جنہیں مسختوت قطنوت (چھوٹے ابواب) کہا جاتا ہے۔ سات اور ابواب ہیں جو کہ تلمود کے قدیم مخطوطے میں ملے ہیں اور ان کو رفائیم کرشھائیم نے فرانکفورٹ میں ۱۸۵۱ء میں نشر کیا۔[53]

ھاجادا اور ھلاخا میں فرق:

تالمود کو اپنے موضوعات کے لحاظ سے دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے ا۔ ھاجادا۔ ۲۔ ھالاخا

ھاجادا تصورات پر مشتمل ہے جبکہ ھالاخا احکامات کو کہتے ہیں۔

ھالاخا میں یہود کے مختلف زمانوں میں گزرے حالات مذکور ہیں جو انہیں حال پر راہنمائی کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جبکہ ھاجادا صرف حاخامی ادب ہے جو یہودی کی سوچ کو وسعت دیتا ہے اور نئی سوچوں کے راستے ہموار کرتا ہے۔[54]

Mishneh Torrah / مشناتوراہ

موسی بن میمون جسے (یہودی معبد کا گدھ) کا لقب دیا گیا۔ اس کا تالمود پر کام ۱۱۸۰ء کا ہے۔ جس کو (مشناتورات) یعنی شریعت مکررہ اور (ھید ھحزکا) یعنی طاقتور ہاتھ کا نام دیا گیا یہ کتاب چار جلدوں میں چودہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اسے (رمبام) کرنے والا یہودی مجتھد سمجھا جاتا ہے۔

Shulchan Aruch / شلحان عروخ

تالمود کی مختلف زمانوں میں کی جانے والی شروحات کا مجموعہ شلحان عروخ کہلاتا ہے۔

ہلاکہ:Halakhah

اجتہادی یا قانونی کام جس میں ایک عام یہودی کی روزانہ کی زندگی کو نصوص کو سامنے رکھتے ہوئے درپیش مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے۔

کبالہ:Kabbalah

فلسفیانہ کام جس میں خدا اور کائنات کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

جواب:Responsa

یہودی ربیوں کی طرف سے مختلف اعتراضات کے جواب میں یا گتھیاں سلجھانے کے لئے لکھی گئی کتابیں۔

مذہبی تشریحات Liturgy

یہ کتابیں عبادت، کتاب خوانی کے اصول اور مختلف تہواروں سے متعلق مسائل کو بیان کرتی ہیں۔

یہودی سوچ/Jewish Thought

اس عنوان میں یہودی سوچ، فلسفہ اور ماضی سے حال تک حالات کا تجزیہ کرنے والی کتابیں شامل ہیں۔

چاسیدت/Chasidut

ایک روحانی تحریک جو اٹھارو ہویں صدی میں وجود میں آئی سے متعلق

مصر/Musar

مختلف زمانوں میں پائی جانے والی یہودی روحانی شخصیات پر لکھی جانے والی کتابیں

دوسرا ہیکل/Second Temple

۷۰ عیسوی میں تباہ ہونے والے ہیکل پر نوحہ میں لکھی گئی کتابیں

حوالہ جات/Reference

یہودی کتابوں میں مددگار لغات، گرامر اور انسائیکلوپیڈیے

نتائج:۔ پورے یہودی لٹریچر کا جائزہ لیں تو درجِ ذیل نکات ہمیں معلوم ہوتے ہیں۔

1. یہودی مذہب ایک پیچیدہ اور غیر معروف مذہب ہے۔
2. پیچیدگی کی وجوہات، مذہب کا مخصوص نسل سے متعلق ہونا، لٹریچر کا مخصوص زبان میں ہونا، اور غیر یہودیوں کو دستیاب نہ ہونا ہے۔
3. موجودہ تین سالوں سے یہودیوں نے اپنی اصل کتابیں آنلائن مہیا کر دی ہیں۔
4. تبدیلی کی وجہ عربی میں ترجمہ ہو کر مسلمانوں کو دستیاب ہو جانا اور یہودی جو عبرانی سے واقف نہیں ہیں کو دستیاب نہ ہونا ہے۔
5. یہودی لٹریچر کی بنیادی دو قسمیں ہیں۔ تناخ اور تالمود
6. تناخ کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں: تورات، نیوئیم اور کیتوئیم
7. تورات جو کہ خاص حضرت موسیٰ کی وحی کہلاتی ہے کہ تحریف شدہ ہونے کے خود یہودی بھی قائل ہیں۔
8. تالمود کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے، مشنا اور جمارا
9. مشنا کو زبانی شریعت یا وحی غیر متلو تسلیم کیا جاتا ہے جس کے لکھنے پر ابتداء میں پابندی تھی۔

10. مشنا کو چھ کتابوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، زراعت، مقدسات، خواتین، نقصانات، قربانیاں اور طہارت۔
11. جمارا مشنا کی مختلف زمانوں میں ربیوں کی طرف سے کی جانے والی مختلف شروحات کا نام ہے۔
12. تالمود کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے، تالمود بابلی اور تالمود یروشلمی۔
13. موجودہ زمانے میں پرنٹ ہونے والے تالمود کے ایک صفحے پر ۱۲ سیکشن ہوتے ہیں۔ جس میں جمارا کے مختلف کام پرنٹ ہوتے ہیں۔
14. یہودی مذہبی لٹریچر کا ایک حصہ چھوٹی کتابوں اور رسائل پر مشتمل ہے جس میں کسی ایک موضوع یا کتاب پر اضافی کام کیا گیا ہے۔
15. تناخ سے متعلقہ تشریحاتی کاموں کو مدراش کہا جاتا ہے۔
16. ہلکہ یہودی قانون کی کتابوں کو کہا جاتا ہے۔ یہ عمومی طور پر تناخ اور تالمود سے مستنبط ہوتا ہے۔

سفارشات: موجودہ یہودی کتابوں سے استفادہ اور افادہ کے لئے ہمارے تقابلِ ادیان کے طلباء اور اداروں سے درجِ ذیل سفارشات کی جاتی ہیں۔

1. تقابلِ ادیان سے متعلقہ ریسرچ ورک کروانے والے اداروں اور یونیورسٹیوں سے درخواست ہے کہ چونکہ مرکز دراسات الشرق الاوسط کی بیس جلدوں میں شائع کردہ تالمود بابلی ایک مہنگی کتاب ہے اور طلباء کی عمومی استعداد اس کو خریدنے کی نہیں ہے تو بڑے ادارے اور یونیورسٹیاں اس کتاب کو اپنی الماریوں میں جگہ دیں تاکہ طلباء باآسانی ریسرچ کر سکیں۔
2. دکتور مصطفی منصور کا مشنا کا کیا گیا ترجمہ بھی یونیورسٹیوں کی لائبریریوں میں رکھا جائے۔
3. عبرانی، ارامی اور سنسکرت زبانوں کے سیکھانے کا اہتمام کیا جائے۔
4. یہود کے متعلق حوالے دینے کے لئے ثانوی مآخذ پر انحصار ختم کر کے سیدھا اصل کتاب سے حوالے دینے کا اہتمام کیا جائے۔
5. یہودی کتاب کا حوالہ دیتے وقت اصل عبرانی عبارت اور اس کا مستند انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا جائے۔

حواشی

[1] "Mishnah Chagigah 1", 2023 تاريخ الوصول 25 أكتوبر, https://www.sefaria.org/Mishnah_Chagigah.1.

[2] حاخامات الى هود, *التلمود البابلي*, ترجمة مركزدراسات الشرق الأوسط, الطبعة الأولي, 20 م (عمان، الأردن: المؤسسة الأردنية للبحوث والمعلومات, 2011).

[3] Travis Mitchell, "Israel's Religiously Divided Society", *Pew Research Center's Religion & Public Life Project* (blog), 8 2016 مارس, https://www.pewresearch.org/religion/2016/03/08/israels-religiously-divided-society/.

[4] WUJS و The World Union of Jewish students, *Guide to texts*, 2001 WUJS (Jerusalem,91045 Israel: AJ6(UK), 2001).pg:7

[5] WUJS .August, 2001 .*The guide to text* .Jerusalem Israel: the World Union of Jewish Students.9

[6] WUJS و The World Union of Jewish students, *Guide to texts*.pg:۹
WUJS .August, 2001 .*The guide to text* .Jerusalem Israel: The World Union of Jewish Students, P.9

[8] WUJS .August, 2001 .*The guide to text* .Jerusalem Israel: the world union of Jewish students, P.1

[9] "Genesis 3:22", 2023 ,تاریخ الوصول 6 نوفمبر، https://www.sefaria.org/Genesis.37.1?vhe=Tanach_with_Ta%27amei_Hamikra&lang=bi&aliyot=0.

[10] (موسیٰ,کتاب پیدائش۔عہد نامہ قدیم۱۹۷۹)باب۱۸آیت۱۱۔۱۲

[11] (موسیٰ,کتاب خروج۔عہد نامہ قدیم۱۹۷۹)خلاصہ

[12] (موسیٰ,کتاب احبار۔عہد نامہ قدیم۱۹۷۹)

[13] (موسیٰ,کتاب گنتی۔عہد نامہ قدیم۱۹۷۹)صفحہ ۱۶۴ آیت نمبر ۳۳باب نمبر ۳۵

[14] (موسیٰ,کتاب گنتی۔عہد نامہ قدیم۱۹۷۹)صفحہ ۱۶۴ آیت نمبر ۱۳باب نمبر ۳۶

[15] (موسیٰ,کتاب استثناء۔عہد نامہ قدیم۱۹۷۹)صفحہ نمبر ۲۰۱ باب نمبر ۳۳ آیت نمبر ۲

[16] Deuteronomy.34.1-12

[17]" استثنا34-انجیل مقدس-پرانے عہد نامہ", تاریخ الوصول12نومبر،2023#0.https://www.wordproject.org/bibles/ur/05/34.htm,

[18] [المائدة: 44]

[19] [البقرة: 79]

[20] WUJS. August 2001. The guide to text. Jerusalem Israel: the world union of Jewish students., P.1 -11

[21] Tzvi, "Who Wrote the Torah?", *Aish.Com* (blog), 18 2011 ،أغسطس, https://aish.com/who-wrote-the-torah/.

[22] "Who Wrote the Torah? - Ideas | Institute for Advanced Study", 13 2018 ،يونيو, https://www.ias.edu/ideas/2018/schmid-torah.

[23] "Who Wrote the Torah?"

[24] "TORAH INTRODUCTION", 2023 ,تاريخ الوصول 12 نوفمبر، https://gizra.github.io/CDL/pages/AC791DF6-12F4-259A-66B5-2CF6E747A6A1/.

[25] [البقرة: 78]

[26] [البقرة: 79]

[27] [التوبة: 34]

[28] WUJS. August 2001. The guide to text. Jerusalem Israel: the world union of Jewish students., P.11

[29] Universal Translation Services, "What Language Is The Torah Written In?", *Universal Translation Services* (blog), 30 2022 ،سبتمبر, https://www.universal-translation-services.com/what-language-is-the-torah-written-in/.

[30] WUJS. August 2001. The guide to text. Jerusalem Israel: The World Union of Jewish students., P.11

[31] "TORAH INTRODUCTION".

[32] WUJS. August, 2001. The guide to text. Jerusalem Israel: the World Union of Jewish students., P.12

[33] WUJS. August, 2001. The guide to text. Jerusalem Israel: the World Union of Jewish students., P.14

[34] "Prophets (Nevi'im)", *My Jewish Learning* (blog), 2023 ,تاريخ الوصول 12 نوفمبر، https://www.myjewishlearning.com/texts/Bible/Prophets.shtml.

[35] WUJS .August, 2001 .*The guide to text* .Jerusalem israel: the world union of jewish students., P.15

[36] WUJS .August, 2001 .*The guide to text* .Jerusalem israel: the world union of jewish students, P.17

[37] "Ketuvim (Writings)", *My Jewish Learning* (blog), 2023 ,تاریخ الوصول 13 نوفمبر، https://www.myjewishlearning.com/texts/Bible/Writings.shtml.

[38]۔سید منصور ,د۔مصطفی عبدالمعبود.۲۰۰۸,trans.*النساء۔مشنا)متن التلمود مترجم.(*الجیزہ:مکتبۃ النافذہ,مقدمۃ المترجم ص ۱۴

[39]الیہود,*التلمود البابلي*.المجلد الاول صفحہ۱۷۱۔۱۷۳ملخصا

[40]الاوسط,مرکز دراسات الشرق.۲۰۱۱,trans.*التلمود البابلی*.vols.۲۰.Vol.1.عمان:المؤسسۃ الاردنیۃ للبحوث والمعلومات،ص ۲۳

[41]لاوسط,مرکز دراسات الشرق.۲۰۱۱,trans.*التلمود البابلی*.vols.۲۰.Vol.1.عمان:المؤسسۃ الاردنیۃ للبحوث والمعلومات،،ص ۲۲

[42]ظاظا,حسن.۱۹۹۵.*الفکر الدینی الیہودی*.دمشق،:دارالقلم،،ص۷۷،۷۶

[43]د.مصطفي عبدالمعبود سید منصور ,*القسم الاول: زراعیم (الزروع) ترجمۃ متن التلمود (مشنا)*,الطبعۃ الأولي (الجیزۃ ۲ شارع الشہید احمد حمدي: مکتبۃ النافذۃ,۲۰۰۸).

[44]د.مصطفي عبدالمعبود سید منصور ,*القسم الثاني: موعید (الاعیاد) ترجمۃ متن التلمود (مشنا)*,الطبعۃ الأولي (الجیزۃ ۲ شارع الشہید احمد حمدي: مکتبۃ النافذۃ,۲۰۰۸).

[45]د.مصطفي عبدالمعبود سید منصور ,*القسم الثالث: نسائیم (النساء) ترجمۃ متن التلمود (مشنا)*,الطبعۃ الأولي (الجیزۃ ۲ شارع الشہید احمد حمدي: مکتبۃ النافذۃ,۲۰۰۸).

[46]د.مصطفي عبدالمعبود سید منصور ,*القسم الرابع: نزیقین (الاضرار) ترجمۃ متن التلمود (مشنا)*,الطبعۃ الأولي (الجیزۃ ۲ شارع الشہید احمد حمدي: مکتبۃ النافذۃ,۲۰۰۸).

[47]د.مصطفي عبدالمعبود سید منصور ,*القسم الخامس: قلاشیم (المقدسات) ترجمۃ متن التلمود (مشنا)*,الطبعۃ الأولي (الجیزۃ ۲ شارع الشہید احمد حمدي: مکتبۃ النافذۃ,۲۰۰۸).

[48]د.مصطفي عبدالمعبود سید منصور ,*القسم السادس: طہاروث (الطہارات) ترجمۃ متن التلمود (مشنا)*,الطبعۃ الأولي (الجیزۃ ۲ شارع الشہید احمد حمدي: مکتبۃ النافذۃ,۲۰۰۸).

[49]لاوسط,مرکز دراسات الشرق.۲۰۱۱,trans.*التلمود البابلی*.vols.۲۰.Vol.1.عمان:المؤسسۃ الاردنیۃ للبحوث والمعلومات،ص ۲۲

[50]لاوسط,مرکز دراسات الشرق.۲۰۱۱,trans.*التلمود البابلی*.vols.۲۰.Vol.1.عمان:المؤسسۃ الاردنیۃ للبحوث والمعلومات،ص ۲۴ایضا۔ترجمۃ متن التلمود (المشنا)،مقدمۃ المترجم ص ۱۶مکتبہ نافذہ مصر ط ۲۰۰۷وایضا ظاظا ص ۸۲

[51]عرفان عبدالحمید،الیہودیہ(عرض تاریخی)دار عمار،عمان،ط۱۔۱۹۹۷ص ۸۳۔۸۵

[52]لاوسط,مرکز دراسات الشرق.۲۰۱۱,trans.*التلمود البابلی*.vols.۲۰.Vol.1.عمان:المؤسسۃ الاردنیۃ للبحوث والمعلومات،،ص ۲۴

[53]ظاظا,حسن.۱۹۹۵.*الفکر الدینی الیہودی*.دمشق،:دارالقلم، ص ۸۸۔۸۹ایضا۔التلمود البابلی ،المجلد الاول،ص ۳۱مرکز دراسات الشرق الاوسط عمان ط ۲۰۱۱

[54]۔الاوسط,مرکز دراسات الشرق.۲۰۱۱,trans.*التلمود البابلی*.vols.۲۰.Vol.1.عمان:المؤسسۃ الاردنیۃ للبحوث والمعلومات،،ص ۳۳۔۳۴

کتابیات:

1. القرآن الکریم
2. "استثنا 34- انجیل مقدس - پرانے عہد نامہ". تاریخ الوصول 12 نوفمبر، 2023. https://www.wordproject.org/bibles/ur/05/34.htm#0.
3. اليهود,حاخامات. التلمود البابلي. ترجمة مركز دراسات الشرق الأوسط. الطبعة الأولي. 20م. عمان، الأردن: المؤسسة الأردنية للبحوث والمعلومات, 2011.
4. سيدمنصور, د. مصطفي عبدالمعبود. القسم الاول: زراعيم (الزروع)ترجمة متن التلمود (مشنا). الطبعة الأولي. الجيزة٢ شارع الشهيد احمد حمدي: مكتبة النافذة,٢٠٠٨.
5. .—القسم الثالث: نسائيم (النساء)ترجمة متن التلمود(مشنا). الطبعة الأولي. الجيزة٢ شارع الشهيد احمد حمدي: مكتبة النافذة,٢٠٠٨.
6. —القسم الثاني: موعيد(الاعياد)ترجمة متن التلمود(مشنا). الطبعة الأولي. الجيزة٢ شارع الشهيد احمد حمدي: مكتبة النافذة,٢٠٠٨.
7. .—القسم الخامس: قداشيم (المقدسات)ترجمة متن التلمود(مشنا). الطبعة الأولي. الجيزة٢ شارع الشهيد احمد حمدي: مكتبة النافذة,٢٠٠٨.
8. .—القسم الرابع: نزيقين(الاضرار)ترجمة متن التلمود(مشنا). الطبعة الأولي. الجيزة٢ شارع الشهيد احمد حمدي: مكتبة النافذة,٢٠٠٨.
9. .—القسم السادس: طهاروث(الطهارات)ترجمة متن التلمود(مشنا). الطبعة الأولي. الجيزة٢ شارع الشهيد احمد حمدي: مكتبة النافذة,٢٠٠٨.
10. .-الاردن, جماعة علماء. 2011. التلمود البابلي Editedby. المؤسسة الاردنية للبحوث والمعلومات. عمان, عمان: مركز دراسات الشرق الاوسط.
11. برانايتس, الأب. ١٩٨٥. فضح التلمود، اعداد، Translatedby. زهدي الفاتح. بيروت: دار النفائس.
12. حزقياه. ١٩٧٩. کتاب امثال۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
13. دانیال. ١٩٧٩. کتاب دانیال۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
14. داؤد. ١٩٧٩. کتاب زبور۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
15. زکریا. ١٩٧٩. کتاب زکریا۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
16. سموئیل. ١٩٧٩. قضاۃ۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
17. سیموئیل. ١٩٧٩. روت۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
18. عزرا. ١٩٧٩. کتاب تواریخ۔ ١۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
19. .—١٩٧٩. کتاب عزرا۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
20. .—١٩٧٩. کتاب نحمیاہ۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
21. .1979 کتاب آستر۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
22. موسیٰ. ١٩٧٩. کتاب احبار۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
23. .—١٩٧٩. کتاب استثناء۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
24. .—١٩٧٩. کتاب پیدائش۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.
25. .—١٩٧٩. کتاب خروج۔ عہد نامہ قدیم. انارکلی۔ لاہور: بائبل سوسائٹی.

26. .—۱۹۷۹.کتاب گنتی۔عہدنامہ قدیم.انارکلی۔لاہور: بائبل سوسائٹی.

27. ناتان,سیموئیل،جعد،.۱۹۷۹.کتاب سموئیل۔عہدنامہ قدیم.انارکلی۔لاہور: بائبل سوسائٹی.

28. یرمیاہ.۱۹۷۹.کتاب سلاطین۔۱۔عہدنامہ قدیم.انارکلی۔لاہور: بائبل سوسائٹی.

29. .—۱۹۷۹.کتاب سلاطین۔۲۔عہدنامہ قدیم.انارکلی۔لاہور: بائبل سوسائٹی.

30. .—۱۹۷۹.کتاب یرمیاہ۔عہدنامہ قدیم.انارکلی۔لاہور: بائبل سوسائٹی.

31. یسعیاہ.۱۹۷۹.کتاب یسعیاہ۔عہدنامہ قدیم.انارکلی۔لاہور: بائبل سوسائٹی.

32. یشوع.۱۹۷۹.کتاب یشوع۔عہدنامہ قدیم.انارکلی۔لاہور: بائبل سوسائٹی.

33. "Genesis 37:1". 2023 ،تاریخ الوصول 6 نوفمبر. https://www.sefaria.org/Genesis.37.1?vhe=Tanach_with_Ta%27amei_Hamikra&lang=bi&aliyot=0.

34. "Mishnah Chagigah 1". 2023 ،تاریخ الوصول 25 أكتوبر. https://www.sefaria.org/Mishnah_Chagigah.1.

35. Mitchell, Travis. "Israel's Religiously Divided Society". *Pew Research Center's Religion & Public Life Project* (blog), 8 2016 ،مارس. https://www.pewresearch.org/religion/2016/03/08/israels-religiously-divided-society/.

36. My Jewish Learning. "Ketuvim (Writings)". 2023 ،تاریخ الوصول 13 نوفمبر. https://www.myjewishlearning.com/texts/Bible/Writings.shtml.

37. My Jewish Learning. "Prophets (Nevi'im)". 2023 ،تاریخ الوصول 12 نوفمبر. https://www.myjewishlearning.com/texts/Bible/Prophets.shtml.

38. Services, Universal Translation. "What Language Is The Torah Written In?" *Universal Translation Services* (blog), 30 2022 ،سبتمبر. https://www.universal-translation-services.com/what-language-is-the-torah-written-in/.

39. "TORAH INTRODUCTION". 2023 ،تاریخ الوصول 12 نوفمبر. https://gizra.github.io/CDL/pages/AC791DF6-12F4-259A-66B5-2CF6E747A6A1/.

40. Tzvi. "Who Wrote the Torah?" *Aish.Com* (blog), 18 2011 ،أغسطس. https://aish.com/who-wrote-the-torah/.

41. "Who Wrote the Torah? - Ideas | Institute for Advanced Study", 13 2018 ،يونيو. https://www.ias.edu/ideas/2018/schmid-torah.

42. WUJS, و THe world union of jewish students. *Guide to texts*. 2001 WUJS. Jerusalem,91045 Israel: AJ6(UK), 2001.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.